عصرِ ستم

فاطمہ شاہد

NOVEL HUT

All rights are reserved by the author , you can't copy or

steal any of the scenes written in this novel .

If you do so, serious action will be taken .

JazakAllah

NOVEL HUT

اندھیری رات ہر طرف خاموشی کا راج تھا۔ کسی پرندے کی بھی آواز نہیں آرہی تھی اتنی سنسان جگہ۔ یہ یمان کی پسندیدہ جگہ تھی۔

یہ وہ جنگل تھا جو اُسے سب سے زیادہ پسند تھا جہاں آنا اُسکی بچپن کی خواہش تھی لیکن ہر خواہش پوری نہیں ہوتی بچپن کی۔ کچھ چیزیں بعد کے لیے ہوتی ہے یا پھر معجزے کے لیے۔ آج اُس کا بچپن کا خواب پورا ہو گیا تھا۔

NOVEL HUT

" اب ہمیں چلنا چاہیے"

سعد جو ہمیشہ اِسکے ساتھ رہتا تھا بچپن کا دوست جس نے ہر مشکل میں یمان ملک کو سنبھالا تھا۔

"ہم چلتے ہے کافی ٹائم ہو گیا "

یمان جو کھڑا سامنے درخت کو دیکھ رہا تھا یا شاید اِس درخت کو دیکھ کر سکون کی تلاش میں تھا سعد کی آواز سُن کر اُسکی طرف متوجہ ہوا۔

"یمان ایک بات پوچھوں"

سعد یمان کے ساتھ چلتے ہوئے بولا۔ وہ دونوں جنگل سے باہر جا رہے تھے۔

NOVEL HUT

"ہمم پوچھوں"

یمان نے سعد کی طرف دیکھ کر کہا۔

"کوئی ہے بچاؤ یا اللہ کوئی مدد کرو کوئی ہے کیا"

ابھی سعد سوال کرنے ہی والا تھا اُسی درخت کے پیچھے سے ایک لڑکی کی آواز سُنائی دی جو مدد کے لیے پُکار رہی تھی ۔

"یہ کسی لڑکی کی آواز ہے"
یمان سعد کی طرف دیکھ کر پوچھا جو خود یہ سوچ رہا تھا رات کے اس پہر لڑکی کا یہاں ہونا معجزہ ہے یا پھر کچھ اور۔

NOVEL HUT

"ہاں آواز تو لڑکی کی ہے لیکن تم نہیں جاؤ گے وہاں خطرہ ہو سکتا ہے۔"

سعد یمان کی بازو پکڑتا ہوا بولا جو اُس درخت کی طرف جا رہا تھا جہاں سے کمزور سی آواز میں مدد مانگی گئی تھی ۔

" تم پاگل ہو گئے ہو وہاں کوئی خطرے میں ہے اور ہم بگوڑے بن کر یہاں سے چلے جائے بس اس وجہ سے کہ وہاں خطرہ ہو سکتا ہے تو لنعت ہے ایسے مرد ہونے پر"

یمان اپنا بازو سعد کی گرفت سے نکالتا ہوا غصے سے بولا۔

"کوئی ہے پلیز میری مدد کرو چھوڑوں مجھے اللہ پلیز"

NOVEL HUT

پھر سے وہی کمزور سی آواز سُنائی دی ۔

" اچھا چلو چلتے لیکن گن پاس ہے نا تمہارے "

سعد مدد کے لیے رضامندی دیتے ہوئے بولا ۔

"ہاں پاس ہے میرے چلو اب جلدی"

یمان نے کہتے ساتھ اپنے قدم اُس درخت کی طرف بڑھائے جہاں کچھ دیر پہلے کھڑا وہ سکون تلاش کر رہا تھا۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں چھوڑوں اس لڑکی کو"

یمان اور سعد جو ابھی درخت کے پیچھے آئے تھے سامنے کا منظر دیکھ کر یمان کی آنکھیں غصے سے سُرخ ہو گئ۔

وہاں تین لڑکے ایک کمزور سی لڑکی کے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کر رہے تھے ۔یمان سامنے کا منظر دیکھ کر یہی اندزا لگا پایا۔

"کیا مسئلہ ہے ہیرو تو بھی آجا"

تینوں لڑکوں نے شراب پی ہوئی تھی کوئی بھی ہوش میں نہیں تھا۔

"بکواس بند کرو اپنی چھوڑوں اُسکو"

سعد درمیان والے لڑکے سے مخاطب ہوا جس نے لڑکی کا چہرہ اپنی طرف کیا تھا۔ ابھی تک یمان اور سعد نے لڑکی کا چہرہ نہیں دیکھا تھا بس آواز سُنی تھی

"کیوں بے تیری رانی ہے کیا"

نشے میں وہ شخص جھولتا ہوا بولا۔

"ابھی بتاتا ہو کس کی ہے صبر کر"

یمان اُسکے چہرے پر تھپڑ مارتا ہوا بولا۔ اتنے میں نشے میں جھولتے دونوں لڑکوں نے سعد پر حملہ کیا جو یمان کو مارتے دیکھ رہا تھا۔

" ابے تیری تو"

سعد اچانک حملے کے لیےتیار نہیں تھا اسی لیے گِر گیا۔

" سعد یہ گن پکڑ اور اُڑا دے صالوں کو"

یمان گن سعد کی طرف پھینکتا ہوا بولا جو دونوں لڑکوں کو اکیلا مار رہا تھا ۔

" اوۓ رُک بھاگ کہاں رہے ہو ابھی تو مزہ آنا تھا "

سعد اپنی جگہ سے کھڑا ہو کر بولا ۔

دونوں لڑکے گن کا سُن کر بھاگ گۓ تھے اپنے تیسرے دوست کو چھوڑ کر ۔

"ہاں بیٹا اب تو بتا تیرا کیا کرنا ہے "

سعد اُس لڑکے کے پاس آکر بولا جو درخت پر ٹیک لگائے لمبی لمبی آہیں بھر رہا تھا۔

سعد ان سب میں وہ گن اُٹھانا بھول گیا تھا جو یمان نے پھینکی تھی۔

"چھوڑ دو اِسکو ویسے بھی آخری وقت چل رہا ہے"

یمان سعد کو مزید مارنے سے روکتا ہوا بولا۔

"لڑکی تم ٹھیک ہو"

یمان کے اشارے پر سعد اُس لڑکی سے مخاطب ہوا جو چہرہ جھکائے بیٹھی تھی۔ ابھی تک چہرہ واضح نہیں کیا تھا۔ چہرے پر بال کسی آبشار کی طرح بکھرے ہوئے تھے۔

"دور رہو مجھ سے نہیں تو گولی چلا دو گی"

سحر نے وہی پسٹل اُٹھائ اور جھٹ سے کھڑی ہو گئ۔

یمان نے اُسکی طرف دیکھا تو محسوس ہوا جیسے اُسکی زندگی رُک گئ ہو۔

اُس نے آج سے پہلے اتنی خوبصورت لڑکی نہیں دیکھی تھی۔

سحر کو دیکھتے وقت یمان اپنی قسم بھول چُکا تھا جو اُس نے تب کھائ تھی جب اُسکی ماں پیسوں کی لالچ میں اُسکو چھوڑ کر گئ۔

تھی جس وقت اُسکو اپنی ماں کی ضرورت تھی۔ اُس وجہ سے قسم کھائ تھی وہ کبھی کسی لڑکی کو اپنے دل میں جگہ نہیں دے گا اُسکو لگتا تھا دنیا کی ہر لڑکی لالچی ہوتی ہیں۔ کیونکہ اُس نے یہ سب سیکھا تھا کیسے اُسکی ماں پیسوں کی لالچ میں اسکو اور اِسکے باپ کو چھوڑ کر گئ تھی۔

" اگر تم نے میرے قریب بھی آنے کی کوشش کی تو میں گولی چلا دوگی۔" سحر نے چیخ کر بولنا شروع کر دیا۔ مگر اس وقت ملک خاندان کے شہزادے کو وہ اپنی شہزدای لگ رہی تھی ۔ وہ یمان ملک کی لگ رہی تھی۔

" میم آپ ریلیکس ہو جائے ہم کچھ نہیں کہیں گے "

سعد جو ابھی بولنے والا تھا یمان کے اشارے پر چُھپ ہو گیا ۔

یمان نے اُسکو ننگے پاؤں دیکھا تو اُسکا دل کیا اُن لوگوں کو آگ لگا دے جس کی وجہ سے وہ ننگے پاؤں تھی۔

"بکواس بند کرو اپنی "

سحر یمان۔کا جملہ سُن کر مزید آگ بگولا ہو گئ۔

کسی کی اونچی آواز نا سننے والا یمان ملک آج ایک لڑکی کا چیخنا خود پر برداشت کر رہا تھا یہی بات سعد کو کچھ عجیب لگ رہی تھی۔

"میں آپ کی صرف مدد کرو گا آپ بتا دے آپ کا گھر کدھر ہے آپ کے گھر والے پریشان ہو گے۔"

NOVEL HUT

یمان اب کی بار سنجیدگی سے بولا۔

"میں نے کہا مدد کرو میری تم سب حوس پرست ہو ہاں دفعہ ہو جاؤ۔"

سحر پسٹل کا رُخ یمان کے طرف کرتے ہوئے بولی۔

"ہیلو میڈیم اگر تمہیں ۔۔۔"
ابھی سعد کچھ غصے میں بولتا یمان کی آواز سُن کر خاموش ہو گیا۔

"تمیز کے دائرے میں رہ کر بات کرو سعد"
یمان کی آواز میں غصہ والی کیفیت محسوس کرتے سعد نے فوراً جملہ درست کیا
۔

"سوری میں نے تم بولا لیکن آپ ہی چیخ چیخ کر مدد کے لیے پُکار رہی تھی ہم اپنی مرضی سے نہیں آئے تھے میڈم۔"
سعد درخت سے ٹیک لگاتا ہوا بولا۔ اُسکو سحر کا اٹیٹیوڈ بلکل اچھا نہیں لگا تھا۔

" ابے تم لوگ کس کی مدد کر رہے ہو اسکی مدد کے لیے ابھی فوج آجائے گی۔ "
نشے میں بیٹھا ہوا شخص جو اپنی سانسیں گن رہا تھا آخر کار بول پڑا۔

" کیا مطلب ہے تمہاری اس بکواس کا "
یمان جو اپنے ہاتھ پاکٹ میں ڈالے کھڑا مسلسل سحر کو دیکھ رہا تھا اُس شخص کی بات سُن کر اُسکی طرف متوجہ ہوا۔

NOVEL HUT

" ابے کھوٹے کی رانی ہے کافی دیر سے نظر تھی اِس پر ہماری آج ہاتھ لگی لیکن تم لوگوں نے سب برباد کر دیا۔"
اپنا جملہ مکمل کرتے ہی وہ شخص غنودگی میں جا رہا تھا۔ اُسکے زخموں کا درد برداشت سے باہر تھا۔

"کیا سچ میں کھوٹے کی لڑکی ہو"

سعد اُسکی بات سُن کر جھٹکے سے سیدھا کھڑا ہوا۔

یمان کو لگا اُسکے پیروں سے کسی نے بے دردی سے زمین کھینچ لی ہے۔
لیکن وہ یہ بات بھول گیا تھا اگر دل کے منصب پر کوئی شخص آجائے تو فرق نہیں پڑتا کہ وہ کون ہے اور اُسکا تعلق کس جگہ سے ہے۔

NOVEL HUT

"ہاں ہو کھوٹے کی ایک گندی لڑکی جن کو تم جیسے لوگ معاشرے کا گند سمجھتے ہے بولو کیا کر لو گے۔"
سحر سعد کے سوال پر چیخ کر بولی۔

"آپ خود گھر جائے گی یا ہم چھوڑ دے"

یمان وہاں مزید کھڑا ہونے کا روادار نہیں تھا اسی لیے پوچھنا مناسب سمجھا۔

"مجھ جیسی لڑکیوں کے گھر نہیں ہوتے مسٹر کھوٹے ہوتے ہے۔"

سحر طنز کرنے والے انداز میں بولی۔

"جس دن یمان ملک کی سلطنت میں قدم رکھے گی یمان ملک کی بن کر اُس دن جس گھر پر ہاتھ رکھے گی وہ آپ کا۔"

یمان کو سمجھ نہ آئ وہ کس جزبات کے تحت یہ بات کہہ گیا۔ سعد یمان کی بات سُن کر عش عش کر اُٹھا۔

"تم ٹھیک ہو کسی نے کچھ کہا تو نہیں"

ابھی سحر اُسکی بات سُن کر جواب دینے والی تھی لیکن اپنے پیچھے سے حسینہ بائی کی آواز سُن کر چُھپ کر گئ۔

"زندہ نظر آرہی ہو نا تو مطلب ٹھیک ہو"

سحر ایک جملے میں حسینہ کو سب سمجھا گئ تھی۔

"جاؤ اسکے پیچھے غصے میں ہے"

حسینہ اپنے پیچھے کھڑے دو آدمیوں سے مخاطب ہوئ۔

"آپ ہمیں بتا سکتی ہے یہ کون ہے"

یمان حسینہ کے پاس جاتے ہوۓ بولا۔

کیوں بابو دل آگیا ہے آۓ بھی کیوں نا حُسن سے مالا مال ہے۔ "

حسینہ اپنا ہاتھ یمان کے ماتھے پر سے ٹھوری پر لاتے ہوۓ بولی ۔

" اپنے ہاتھوں پر کنٹرول کرو نہیں تو مجھے توڑنے میں کوئ مضائقہ نہیں۔ "

NOVEL HUT

یمان اُسکا ہاتھ بے دردی سے مڑورتے ہوۓ بولا ۔

بابو تم تو غصہ کر گئۓ اچھا چل بازو چھوڑ دے ٹوٹ "" " جاۓ گا۔

حسینہ ہنستے ہوۓ بولی ۔

"یہ لے ایڈریس اس پہ آجانا سارے سوالوں کے جواب مل جائے گے۔"

حسینہ اپنے بیگ سے کھوٹے کے اڈریس کا کارڈ دیتے ہوئے بولی۔

"ہمم ٹھیک"

یمان نے کہتے ساتھ کارڈ پکڑا اور آگے کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا سوچ رہے ہو یمان"

سعد گاڑی میں بیٹھتے ہوئے بولا۔یمان کسی گہری سوچ میں تھا۔

"یار میرا دل بدل گیا ہے"

یمان اپنی آنکھیں بند کرتا ہوا گاڑی کی سیٹ پر سر کی پشت لگاتا ہوا بولا۔

"کیا مطلب "

سعد نا سمجھنے والے بولا۔

"مجھے میرے دل کی حالت نہیں بھولتی جو پہلی بار اُس لڑکی کو دیکھ کر ہوئی مجھے لگا اِس کائنات میں اُس سے زیادہ کوئی خوبصورت لڑکی پیدا نہیں ہوئی ۔ سعد لڑکیوں سے دور رہنے والا یمان اُس کھوٹے کی لڑکی آگے ہار گیا۔

"

یمان کے لہجے میں کیا نہیں تھا ۔ بے بسی اُداسی بے چینی سب تو سعد نے محوس کیا ۔ بچپن کے ٹراما سے نکلنے والا یمان ایک دفعہ پھر اُسی راہ کا مُسافر بن رہا تھا۔

NOVEL HUT

" عشق عین عشق ش عشق ق کرتا ہے

یہ ہو جائے جسے لا حاصل اُسے برباد کرتا ہے "

یمان نے دھیمے لہجے میں شعر پڑھا۔

" سعد اس دفعہ یمان ملک بکھرا تو سنبھل نہیں پائے گا یار "یمان کہتے ساتھ ہی سعد کے گلے لگ گیا۔

" اگر وہ تیرے لیے بنی ہے نا تو تیرے دوست کا وعدہ ہے اُسکو قسمیں وعدے دیں کر تیرے تک لاؤ گا لیکن تجھے بکھرنے نہیں دو گا ملک۔ "

سعد نے اُسکو زور سے گلے لگاتے ہوے بولا۔

"چل اب گھر چلتے ہے سب انتظار کر رہے ہے۔

یہ سب اللہ پر چھوڑ بے شک وہ بہترین مددگار ہے"

سعد نے کہتے ساتھ گاڑی سٹارٹ کی۔

"کیوں آئی تھی بچانے مرنے دیا ہوتا وہاں حسینہ بیگم تم سے تو بچ جاتی۔"

سحر اپنے کمرے میں آکر چیزیں اُٹھا کر پھینکتے ہوئے بولی۔

"نا چُلبل یہ ہی تیرا آخری ٹھکانا ہے جس کے ماں باپ اپنی اولاد کو بیچ دیں نا اُن کے منہ سے ایسی باتیں اچھی نہیں لگتی میری رانی۔"

حسینہ بیگم اُسکو آئینے کے سامنے کھڑا کرتی ہوئی بولی تاکہ اپنی اصلیت یاد رکھیں۔

" ماں باپ نہیں صرف سوتیلی ماں جس نے باپ کے مرتے مجھے بیچا ہے۔ چند اشرفیوں پر بکنے والی وہ عورت ہے اصل سودا اُس نے کیا ہے اپنے ضمیر کا میرا نہیں۔ "

سحر اُسکو حقیقت سے روشناس کرواتے ہوئے بولی کیسے اُسکی سوتیلی ماں نے اُسکا سودا کیا تھا۔

حقیقت یہ نہیں کہ مرد عورت کے حُسن کا دشمن ہے اصل معاشرہ تب برباد ہوتا ہے جب عورت عورت کی دشمن بن جاتی ہے۔

NOVEL HUT

ہمارے معاشرے کا المیہ یہ ہے عورت عورت سے حسد کرتی ہے اسی کی مثال سحر تھی اُسکی سوتیلی ماں نے اُسکا سودا اس وجہ سے کیا اُسکی اپنی بیٹی خوبصورت نہیں تھی ۔
عورت حسد کی آگ میں نفع نقصان بھول جاتی ہے۔ ایک مرد کبھی ویسے ایک عورت سے دشمنی نہیں نبھاتا جیسے ایک عورت عورت سے نبھاتی ہے ۔

NOVEL HUT

"جو بھی تھا اب تو اِس جگہ کا حصہ ہے کل وہ دونوں چھورے آئے گے خوبصورت سا تیار ہونا ہے اب تو ہو گئ ہے اٹھارہ کی تیرا وقت شروع ہوتا ہے کمانے کا ۔ کل تیرا پہلا رقص ہے چُلبل بہت دے دی مہلت جتن دینی تھی اب ختم ۔"

حُسینہ اُس کے بالوں کو پکڑتے ہوئے بولی جو سیاہ رنگ کے تھے یہ بات جاننا مشکل تھی کہ وہ خود زیادہ خوبصورت ہے یا اُسکے بال اُسکی خوبصورتی کو چار چاند لگاتے ہے۔

NOVEL HUT

ہمم آگئے نا وہ بھی اپنی اوقات پر کہہ تو ایسے رہے میں آپ کی مدد کرو گا یہ مدد تھی تمہاری مسٹر"

سحر پلنگ پر لیٹتے ہوئے اپنے دل سے مخاطب ہوئی۔

"

کہاں تھے تم ٹائم دیکھا ہے رات کے تین بج رہے ہے "یمان جو ابھی حویلی میں داخل ہوا تھا اپنے بابا کو سامنے کھڑا دیکھ کر خود کو اُنکے سوالوں کا جواب دینے کے لیے تیار کرنے لگا۔

" میں سعد کی طرف تھا ٹائم کا پتہ نہیں چلا آئندہ خیال رکھوں گا۔ "

یمان کا رشتہ اپنے گھر والوں سے بہت اچھا نہیں تھا وہ بس اُتنی بات کرتا تھا جتنی پوچھی جاتی تھی۔

" ہمم ٹھیک جاؤ کمرے میں جا کر آرام کرو "

سکندر ملک کہتے ساتھ اپنے کمرے کی طرف روانہ ہو گۓ۔

" لڑکیوں سب کچھ تیار ہے نہ کوئی کمی نہیں رہنی چاہیے جہاں آرا کا پہلا رقص ہے تو سب کچھ ٹھیک ہونا چاہیے۔

" حُسینہ بیگم صحن میں بیٹھی لڑکیوں سے مخاطب ہوئے جو گلاب کے پھولوں سے صحن کو سجا رہی تھی

۔

" جی جی سب تیار ہیں بس جہاں آرا نہیں تیار"

سحر کو جہاں آرا نام کوٹھے کی طرف سے ملا تھا۔

" وہ بھی ہو جائے گی بھیجا ہے پارلر والی کو ہم نے اُن کے پاس " حُسینہ کہتے ساتھ ہی جہاں آرا کے کمرے کی طرف بڑھ گئ ۔

"چشمِ بدور جہاں آرا آج کی محفل میں آپ چار چاند لگائے گی۔ "

حُسینہ جہاں آرا کے حُسن کی تعریف کیے بغیر نہ رہ سکی ۔ سحر سُرخ اور گولڈن لہنگا پہنے وہ کوئ حور معلوم ہو رہی تھی ۔
لال لپسٹک سے کٹاؤ دار لب سجائے گۓ تھے ۔ تیکھی ناک نتھلی سے اور خوبصورت معلوم ہو رہی تھی ۔پیروں میں پائل نے قبضہ کیا تھا ۔

"

کتنا وقت اور لگے گا محفل شروع ہونے والی ہے" حُسینہ بیگم پارلر والی سے مخاطب ہوئ جو جہاں آرا کے بال بنا رہی تھی ۔

" بس دس مینٹ اُسکے بعد یہ تیار ہے "

دھیمے لہجے میں بال بناتے ہوۓ جواب دیا۔

" ٹھیک ہم چلتے ہے چمکیلی کو بھیجے گے ہم اُن کے ساتھ باہر آجائیے گا۔ "

جہاں آرا کا چہرہ اوپر اُٹھاتے ہوئےبولی۔

" ہمم "

جہاں آرا نے بس ہمم کرنا مناسب سمجھا۔ اُسکا اس وقت دل کر رہا تھا وہ بھاگ جائے۔

جس خوبصورتی کو اُس نے سب سے چھپایا آج سب کے سامنے آجائے گی یہ سوچ سوچ کر اُسکا دل کر رہا تھا وہ مر جائے۔

"کہاں جانے کی تیاری ہے "

سعد جو ابھی یمان کے آفس آیا تھا اُسکو آفس سے باہر نکلتے دیکھ کر بولا۔

"آج ہمیں ریڈ لائٹ ایریا جانا ہے تمہاری طرف ہی آرہا تھا "یمان اپنا موبائل پوکٹ سے نکالتا ہوا بولا ۔

" ہمم یاد ہے آجاؤ میں گاڑی نکالتا ہو"
سعد اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھتا ہوا بولا ۔یہاں پھر اُسکا بتا رہا تھا یمان ملک کچھ بھی کرے سعد چودھری اُس کے ساتھ ہے ۔

" مولوی صاحب کو بھی پِک کرنا ہے راستے میں "

یمان ایک نیا دھماکہ کرتے ہوئے بولا۔

"تو پاگل ہو گیا ہے ملک انکل کو پتہ ہے یہ سب ابھی رُک جا اتنی جلدی نا کر ابھی ہم صرف بات کرے گے۔

"

سعد کہا انداز سمجھانے والا تھا۔

NOVEL HUT

"آج حُسینہ بائ اُنکا رقص کروا رہی ہیں اور مجھے روکنا ہے اور روکنے کے لیے کسی مضبوط رشتے کی ضرورت ہے۔"

یمان ایک ہی جملے میں اُسکو ساری بات سمجھا گیا۔

"اور تجھے یہ سب کس نے بتایا ملک"

سعد یمان کی اتنی انفریشن پر حیران تھا کسی کی خبر نا رکھنے والا ملک ایک لڑکی کی اتنی خبر رکھنے لگا ہے۔

" جو دل کی منصب پر بیٹھ جائے نا سعد دل خود اُنکی خبر رکھتا ہے پھر دل اپنی خبر بھی نہیں رکھتا"

یمان اپنا ہاتھ دل کے مقام پر رکھتا ہوا بولا۔

" ہمم آجاؤ پھر چلتے ہے بھابھی کو لینے"

سعد کہتے ساتھ ہی یمان کے گلے لگا۔

"شکریہ سعد ہر جگہ ساتھ دینے کے لیے"

یمان اُسکو زور سے ہگ کرتے ہوئے بولا۔

"شکریہ نہیں تیرا وعدہ چاہیے بھابھی کے آتے ہی تو مجھے نہیں بُھولے گا۔ "

یمان کو تنگ کرتے ہوئے بولا۔

"تیری جگہ کوئی نہیں لے سکتا یار"

سعد کے کندھے پر ہاتھ رکھتا ہوا بولا۔

"رقص شروع کیا جائے"

NOVEL HUT

کوٹھے پر بیٹھے مداعوں نے ایک ساتھ کہا۔

"یا اللہ میری مدد کر کچھ ایسا ہو جائے یہاں پر سب رُک جائے۔"

پردے کے پیچھے کھڑی سحر اپنے لیے دعائیں کر رہی تھی اس اُمید سے کہ دعائیں کبھی رد نہیں ہوتی۔

"پہلے بولی لگائی جاۓ"

حُسینہ بیگم اپنے چبوترے پر بیٹھی ہوئ بولی۔

"لڑکی دیکھے بغیر بولی نہیں لگتی حسینہ بائ بُھول گئ ہو کیا۔ "

وہاں بیٹھے ایک گاہک نے کہا۔

" ابھی بولی لگا لو اگر آج کا حسن دیکھ لیا نا اُسکے بعد بولی لگانے کے قابل نہیں رہو گے صاحب " حسینہ بائ حُقہ پیتے ہوۓ بولی۔

" ایک لاکھ "

دیکھتے ہی دیکھتے بولی لگنا شروع ہوگی ۔ پردے کے پیچھے کھڑی لڑکی خود کو بکتا دیکھ رہی تھی یہ اُسکی بے بسی تھی یا پھر دشمنی دیکھ رہی تھی جو اُسکی سوتیلی ماں نے کی ١٦ سال کی بچی کو کالج کی بجائے کوٹھے بیج دیا۔

"چار لاکھ "

ایک اور صدا آئ ۔

"چھ لاکھ "

پیچھے بیٹھا آدمی پیسے پھینکتا ہوا بولا۔

"پچاس لاکھ "

اس صدا پر سب کی آوازیں بند ہر طرف خاموشی چھاہ گئ ۔ بلیک شلوار قیمض پہنے بالوں کو پیچھے سیٹ کیے پاؤں پشاوری چپل کی قید میں چادر اپنے ارد گرد

پھیلائے وہ شخص اپنی ملکہ کو لینے آیا تھا۔ اُسکا حسن ایسا تھا وہاں پر کھڑی رقاصہ تو کیا مرد بھی حیران تھے اتنا خوبصورت مرد۔ اُسکے چہرے پر سجی داڑھی قیامت لگ رہی تھی۔

"مجھے لگا صاحب تم نہیں آؤ گے"

حسینہ بائی حُقہ چھوڑتے ہوئے بولی۔

"کیوں نہیں آنا تھا میری قیمتی شہ تو تمہارے پاس ہے بائی۔"

حسینہ بائی کے سامنے بیٹھتے ہوئے بولا۔

"تو تم پچاس لاکھ دو گے"

حُسینہ اسکو بولی کی طرف لاتے ہوئے بولی۔

"ہمم اس سے زیادہ بھی لیکن شرط یہ ہے پہلے نکاح ہو گا"

جتنی آرام سے اُس نے بات کی تھی حُسینہ بائی کو لگا کسی نے اُسکے گلے میں پھندہ ڈال دیا ہے ۔

"نکاح کرو گے بابو وہ بھی کھوٹے پر کئی پی وی تو نہیں ہے۔"
حسینہ بائی کو یقین نہیں آرہا تھا کہ کوئی مرد کھوٹے پر بھی نکاح کر سکتا ہے وہ بھی طوائف سے ۔

NOVEL HUT

"ہاں کھوٹے پر یہی سے اپنا بنا کر لے کر جاؤ گا تا کہ یہ کھوٹے کا لیبل اُنکے نام سے دور ہو جائے ۔ اب اُنکے نام کے آگے ایک ہی نام لگے گا وہ ہو گا یمان ملک کا۔

یمان سعد کا نمبر ڈائل کرتے ہوئے بولا۔

"

یمان کی بات سُن کر وہاں بیٹھے سب مداحوں کو سانپ سونگھ گیا کہ یہ شخص طوائف عورت سے شادی کرے گا۔

"چمکیلی جہاں آرا کو لے کر آؤ وہی فیصلہ کرے گی اُس نے کیا کرنا ہے۔"

حسینہ بائی اپنی جگہ سے کھڑی ہوتے ہوئے بولی۔

"

نہیں وہ یہاں نہیں آئیں گی میں خود اُنکے پاس جاؤ گا "یمان بھی اپنی جگہ سے کھڑا ہوا کر بولا اُسکو ہرگز قبول نہیں تھا کہ اُسکی ہونے والی بیوی کو اتنے نامحرم دیکھے۔

" آجاؤ بابو چلتے ہے چمکیلی دوسری رقاصہ کو بلاؤ۔ وہ رقص کرے گی۔ "

حسینہ بائ نے کہتے ساتھ اپنے قدم پردے کی طرف بڑھائے جہاں پر سحر کو کھڑا کیا تھا۔

"بابو تم اس کمرے میں جاؤ ہم ابھی آتے ہے"

حسینہ بائ یمان کو سحر کے کمرے کے سامنے چھوڑتے ہوئے بولی۔

NOVEL HUT

" جلدی کرنا مجھے کسی کا انتظار کرنا پسند نہیں ہے " کہتے ساتھ ہی اپنے قدم سحر کے کمرے کی طرف بڑھائے۔

" چلو آجاؤ چُلبل شاید تمہارے یہاں سے جانے کا وقت آگیا ہے وہ تمہیں خریدنے آیا ہے۔ "
حُسینہ بائی اُسکے قریب جُھکتے ہوئے بولی۔

" مجھے فرق نہیں پڑتا اب کیونکہ ایک دفعہ پہلے بھی سودا ہو چکا ہے میرا بِکی ہوئی لڑکی ایک دفعہ دوبارہ بِک جائے گی تو اُسکو فرق نہیں پڑتا حُسینہ بائی تم اپنی فکر کرو۔ "

اُس سے دور ہوتے ہوئے بولی ۔

" میں تمہیں آگاہ کر رہی ہو لڑکی کیونکہ اب یہ جگہ تمہارا مقدر ہے وہ چار دن تمہیں پاس رکھے گا تمہارے حُسن کا فائدہ اُٹھائے گا اور پھر تمہیں تمہارے ٹھکانے پر واپس چھوڑ جائے گا۔"

حُسینہ بائی قہقہ لگاتے ہوئے بولی ۔

NOVEL HUT

یہ تو وقت بتائے گا چلو چلتے ہے اُسکے پاس حسینہ بائی سُنا ہے میرے ہونے والے شوہر کو انتظار کرنا نہیں پسند۔ " حُسینہ بائی کو لگا تھا وہ انکار کر دے گی لیکن وہ یہ نہیں جانتی سحر یہاں سے باہر نکلنا چاہتی ۔

وہ اس گندگی سے چھٹکارا چاہتی ہے ۔

" ہمم چلو اپنے سیاں کے پاس پھر"

حُسینہ بائی کہتے ساتھ ہی سحر کے کمرے کی طرف روانہ ہوگئ۔

"کہاں کھو گئے بابو"

سحر جو ابھی کمرے میں گئی تھی سامنے یمان کو کھڑا دیکھ کر رُک گئی ۔یمان جو سحر کا انتظار کر رہا تھا اُس کو دلہن کے لباس میں دیکھ کر اُسکے لیے سانس لینا مشکل ہو گیا۔ کوئی لال جوڑا پہنے اتنا خوبصورت کیسے ہو سکتا ہے ۔

" بابو آجا دنیا میں واپس جو بات کرنی ہے جلدی کر" حُسینہ اُسکو مسلسل سحر کی طرف دیکھتے ہوئے طنز کرتی ہوئ بولی ۔

"

مجھے اِن سے اکیلے میں بات کرنی ہے تم باہر جاؤ "یمان نے ایک نظر سامنے کھڑی سجی سنوری سحر پر ڈالی اور دوسری نگاہ حُسینہ پر ڈالی اور غصے سے کہا۔

"پانچ منٹ ہے تیرے پاس بابو صرف پانچ منٹ اُسکے بعد تو باہر میں اندر۔" حُسینہ کہتے ساتھ ہی باہر کی طرف بڑھ گئ۔

" ہمم تو تم وہ ہو جو کل رات تک میری مدد کرنا چاہتے تھے اور آج خریدنا چاہتے ہو۔

"

سحر کمرے کا دروازہ بند کرتے ہوئے اپنے قدم یمان کی طرف بڑھاتے ہوئی بولی

۔

"میں نکاح کرنا چاہتا ہو"

یمان نے فورا تصیح کی۔

"پچاس لاکھ میں لوگ خریدتے ہے شوق پورا کرتے ہے اور پھر چھوڑ دیتے ہے۔ نکاح کا سہارا لے کر تم یونیک بنے ہو بس۔"

سحر مسلسل اُس کی طرف بڑھتے ہوئے بولی۔

"نکاح تو مجھ سے ہو گا آپ کا چاہے پیسے دے کر ہو یا زبردستی۔"

یمان اپنے قدم پیچھے کی طرف کرتا ہوا بولا۔

"اچھا تمہیں لگتا ہے سحر کریملی کے ساتھ کوئی زبردستی کر سکتا ہے۔"

اُسکی طرف جُھکتی ہوئے بولی ۔

" اپنے قدموں کو روک لے سحر صاحبہ کیونکہ اگر میرے قدم آپ کی طرف بڑھے تو کوئی روک نہیں پائے گا تو بہتر یہی ہے اصولِ شریعت کے مطابق ملے۔"

NOVEL HUT

یمان سحر کو سائیڈ پر کرتے ہوئے بولا ۔

"کوٹھے سے نکلی ہوئی عورت کبھی بھی کسی کے گھر کی ملکہ نہیں بنتی سمجھے تم اور تم اصولِ شریعت کی بات کرتے ہو۔ "

سحر پلنگ پر بیٹھتے ہوۓ بولی ۔

صحیح کہا لیکن آپ بنے گی ملکہ اور دنیا دیکھے گی "یمان اُسکے قدموں میں بیٹھتا ہوا بولا۔

" اچھا تو کس کس کو ابھی تک ملکہ بننے کے خواب دکھاۓ ہے یمان ملک نے۔
"

سحر کو عجیب لگا اُسکا اپنے قدموں میں بیٹھنا لیکن اُس نے محسوس نہیں ہونے دیا ۔

"یمان ملک کی سلطنت کی ملکہ بننے کے لیے اللہ نے سحر کریملی کو چُنا ہے اور یہ خواب آپ کو ہی دکھایا ہے۔ "

یمان سحر کا پاؤں اپنے گھُٹنے پر رکھتا ہوا بولا۔

"یہ کیا کر رہے رہو "

سحر نے اپنا پاؤں پیچھے کرنے کی کوشش کی لیکن کر نہیں پائی اُسکا پاؤں یمان کی مضبوط قید میں تھا۔

NOVEL HUT

"یہ گُنگُروں آپ کے لیے نہیں بنے تو اِنکو پہن کر اپنے پیروں کو تکلیف نا دے۔ "

اُسکے پیر گنگروں سے آزاد کرواتا ہوا بولا۔

شاید یہی لمحہ تھا جب سحر کو یمان اچھا لگا تھا۔ عورت کو وہی مرد پسند ہے جس میں انّا کا الف بھی نہیں پایا جاتا۔ جو بنا کہے اُس کی ہر بات کے آگے جُھک جاتا ہے۔

لیکن سحر اتنی جلدی اظہار نہیں کرنا چاہتی تھی وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ کیسے یمان اِسکو یہاں سے لے کر جائے گیا۔ کیا وہ اپنے گھر والوں کے سامنے کہہ سکتا ہے کہ وہ جس سے محبت کرتا ہے اُسکا تعلق کسی شریف جگہ سے نہیں ایک ایسی جگہ سے ہے جس کا لوگ نام بھی نہیں لینا چاہتے۔

"بابو تیرا وقت ختم"

حسینہ بائی دروازہ کھول کر اندر آتی ہوئی بولی۔

"تو بتاؤ جہاں آرا کیا فیصلہ کیا"

حُسینہ بائی یمان کو اُسکے قدموں میں بیٹھے دیکھ کر حیران ہو کر بولی۔

کیونکہ وہ شہزداوں جیسی آن بان رکھنے والا شخص ایک معمولی سی طوائف کے قدموں میں بیٹھا بلکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

یمان کو اللہ نے بہت فُرصت سے بنایا تھا دیکھنے والا یہی اندازا لگا سکتا تھا۔

بُھورے بال، ہیزل آنکھیں چہرے پر سجھی داڑھی واللہ قیامت لگتی تھی۔

NOVEL HUT

"میں نکاح کے لیے تیار ہو"

سحر نے نکاح کی حامی بھر دی۔ لیکن اُسکے دماغ میں کیا چل رہا تھا وہ خدا کے بعد سحر جانتی تھی۔

وہ یمان کے لیے سراپاِ امتحان بننے والی تھی۔

"بابو تم تو پوری تیاری کے ساتھ آئے تھے نیچے تمہارا دوست مولوی کے ساتھ تمہارا انتظار کر رہا ہے" حسینہ بائی طنز کرتے ہوئے بولی ۔

" وہ کیا ہے نا بائی تم نے سُنا تو ہو گا نیک کام میں دیری نہیں ہونی چاہیے میں نیچے جا رہا ہو انکا یہ روپ سات پردوں میں چُھپا کر نیچے لانا ایک بال بھی انکا نظر آیا تو تمہارے سر کے بالوں کی گرینٹی میں نہیں دو گا "یمان دھمکاتے ہوئے بولا ۔

"چار دن کی چاندنی ہے بابو دیکھتے تمہاری یہ محبت کا ڈھول کب تک بجتا ہے۔ "

یمان کے جاتے ہی حُسینہ بائ سحر کی طرف دیکھتے طنز کرتے ہوئے بولی ۔

"بہت بہت مبارک ہو یار"

سعد نکاح کے ہوتے ہے یمان کو گلے لگا کر مبارک باد دیتا ہوا بولا۔

"خیر مبارک"

سعد کو ٹائٹلی ہگ کرتے ہوئے بولا

"بابو باقی کا گھر جا کر مل لینا ۔ ہمارے پیسے ہمیں دو اور لے جاؤ اپنی دُلہنیا۔"

حُسینہ بائ بیزاریت والے لہجے میں بولی اُسکو صرف اپنے پیسوں سے مطلب تھا ۔

"جلدی کیوں حسینہ بائ پہلے میں اپنی دلہنیا کا دیدار تو کر لو۔

یمان اپنے قدم سحر کی طرف بڑھاتا ہوا بولا

"مبارک ہو سحر یمان"

یمان نے آگے بڑھ کر سحر کو اپنے گلے لگایا اور آہستہ سے اُسکے کان میں بولا۔

NOVEL HUT

"سب دیکھ رہے ہیں چھوڑوں مجھے"

سحر پہلی دفعہ کسی مرد کے اتنے قریب گئ تھی اُسکو عجیب لگ رہا تھا۔ اُسکا جسم کانپتے دیکھ کر یمان نے چھوڑ دیا۔

" سعد جو باہر مہمان انتظار کر رہے ہیں اُنکو اندر بُلا لو "یمان سحر کا ڈوپٹہ اُسکے سر پر صحیح سے دیتا ہوا بولا۔

" میں نے مسیج کر دیا ہے آتے ہی ہو گے "

سعد مدہم سی مسکراہٹ سے بولا۔

" کون سے مہمان بابو۔۔۔"

حُسینہ کے الفاظ حلق میں ہی اٹک گئے سامنے پولیس کی ٹیم کو دیکھ کر۔

" بابو یہ سب کیا ہے "

حُسینہ مشکل سے اپنا جملہ مکمل کیا۔

" میں اپنی بیوی کو لے کر جاؤ گا نہ کے خرید کر تم نے سوچ بھی کیسے لیا بائی میں اُس عورت کا سودا کرو گا جو نکاح میں ہے میرے۔ "

NOVEL HUT

یمان سحر کا ہاتھ پکڑ کر پلر کے پاس کھڑی بائی کے پاس جا کر بولا۔

کوٹھے کی نمائش بظاہر بہت خوبصورت تھی لیکن کوٹھے کی بدصورتی سے وہی لوگ واقف تھے جو وہاں رہتے تھے ۔ فحاش جگہ جتنی مرضی خوبصورت ہو لیکن رہتی فحاش ہی ہیں کیونکہ یہ وہ جگہ ہے معاشرے کی جہاں زنا جیسا گناہ کیا جاتا ہے۔

"بابو تم ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

حُسینہ اپنے قدم پیچھے کی طرف بڑھاتی ہوئی بولی لیکن افسوس پیچھے دیوار تھی ۔ بھاگنے کے سارے راستے بند تھے ۔

"کیوں بائی جب تم زبردستی لوگوں کی بہن بیٹیاں اپنے پاس رکھ کر رقص کروا سکتی ہو تو میں ایسا کیوں نہیں کر سکتا بولو بائی۔"

یمان نے ایک پل کے لیے بھی سحر کا ہاتھ نہیں چھوڑا تھا۔ اس سب میں سحر خاموش تماشائی بنے سارے منظر کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"جس کے لیے تم یہ سب کر رہے ہو نا بابو وہ بھی اسی کوٹھے کی ہے پتہ نہیں کتنے مردوں کے ساتھ راتیں۔۔۔۔۔۔۔۔"

ابھی حُسینہ اپنا جملہ مکمل کرنے ہی والی تھی کہ یمان کے تپھڑ نے پورے کوٹھے میں خاموشی پھیلا دی۔

"ٹھاہ۔۔۔۔۔ بکواس بند بائی نہیں تو بولنے کے قابل نہیں چھوڑوں گا۔"

یمان کا تھپڑ حُسینہ بائی برداشت نہیں کر پائی۔ سحر کے قدموں میں گِر گئی۔

مجھے میری بیوی کے ماضی سے فرق نہیں پڑتا بائی اگر پڑتا ہوتا نا تو میں کبھی آج اُس سے نکاح نہیں کرتا۔

اور تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے کہ میری بیوی آج اٹھارہ سال بیس منٹ اور تیرہ سکینڈ کی ہوئی ہے۔

تمہاری اس جہنم کا اُصول ہے کہ جب تک کوئی لڑکی اٹھارہ کی نہیں ہوتی وہ رقص نہیں کرتی اور اللہ نے سحر کو میرے لیے محفوظ رکھنا تھا اور رکھا بھی ہے۔

"

یمان بائی کو اصلیت دکھاتا ہوا بولا۔ سحر حیران کُن نگاہوں سے یمان کو دیکھ رہی تھی کہ آخر وہ کیسے جانتا ہے۔ کیا کوئی سحر سے اس قدر بھی محبت کر سکتا ہے جتنی یمان کر رہا تھا۔ سحر یہ بات سوچنے پر مجبور ہو گئی۔

"تمہیں پتہ ہے بائی میں اپنی بیوی کو خرید کر نہیں جیت کر لے کر جاؤ گا۔"

یمان نے کہتے ساتھ سحر کو اپنے کندھے سے لگایا۔

"لے جائے ان سب کو اور مہمان نوازی میں کوئی کمی نہیں رہنی چاہیے۔"

سعد نے اب معاملے کو ختم کرنا ہی مناسب سمجھا۔

دیکھتے ہی دیکھتے پورا کوٹھہ خالی ہو گیا۔ جہاں محفل لگنی وہاں اب خاموشی تھی ۔پہلا شوہر تھا جو کھوٹے سے بیوی خرید کر نہیں جیت کر گیا تھا۔

" چلے سحر یمان "

یمان سحر کو بُت بنا کھڑا دیکھ کر بولا۔

" ہمم "

سحر نے ہنکار بھری اور اُسکے پیچھے چل دی۔

" کیا ہوا اب ڈر لگ رہا ہے کہ گھر والوں کو کیا بتاؤ گے کون ہو میں۔ "

یمان گاڑی حویلی کے باہر روک خود کو سوالوں کے جواب دینے کے لیے تیار کرنے لگا۔

" کہوں گا بیوی ہے میری "

سحر نے جتنے سخت لہجے میں سوال کیا تھا یمان نے اُتنے ہی مدھم لہجے میں جواب دیا تھا۔

" اور یہ بیوی کہاں سے لائے ہو یہ بھی بتانا "

سحر کہاں پیچھے رہنے والی ۔ وہ اُسکو غصہ دلانا چاہتی تھی لیکن کیوں وہ یہ بات خود نہ سمجھ سکی۔

NOVEL HUT

"جنگ کے میدان سے جیت کر لایا ہو اپنی بیوی کو کیا یہ وضاحت سب کے لیے کافی نہیں ہے۔ "

یمان جو کسی کی بات کا جواب نہ دینے والا آج وضاحت دے رہا تھا کیا یہ عجیب نہیں تھا۔

"یہ تو اندر جا کر پتہ چلے گا جناب"

سحر گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے بولی۔

"جی آئے اندر چلتے ہے"

یمان اپنی سائیڈ کا دروازہ کھولتے ہوئے بولا۔

اس وقت حویلی میں مہمانوں کی آمد آمد تھی۔یمان کی بہن امریکہ میں رہتی تھی ۔آج وہ اپنے شوہر کے ساتھ امریکہ سے آئی تھی اوریمان یہ بات بُھول چکا تھا اوریہ اُسکی غلطی تھی۔

کچھ لوگوں میں احساس کا رشتہ نہیں ہوتا۔ اور رشتے تو احساس کے ہوتے ہے اگر احساس ہے تو غیر بھی اپنے اور اگر احساس نہیں تو اپنے بھی غیر۔

یمان کی بہن شیزل کا شمار بھی اِنھی لوگوں میں ہوتا تھا وہ اُسکی بہن تو تھی لیکن کبھی اُسکی بہن ہونے کا ثبوت نہیں دیا تھا۔

سحر گاڑی سے نکلتے وقت ہائی ہیلز کے باعث گرنے لگی ہی تھی کہ یمان نے فوراً آگے بڑھ کر کہنی سے پکڑا دونوں کی نظریں ملی ایک پل کے لیے تو سحر کو وہ دنیا کی سب سے خوبصورت آنکھیں لگی ابھی یمان کچھ کہنے ہی والا تھا سحر نے تیزی سے اپنی کہنی یمان کی گرفت سے نکالی۔

.

"آئیں اندر چلتے ہے "یمان کا اُسکا دور جانا ایک آنکھ نہ بایا لیکن وہ سحر کو کچھ نہیں کہہ سکتا تھا۔

" اسلام علیکم یمان صاحب "یمان سحر کو لے کر حویلی میں داخل ہوا تھا کہ خان بابا جو اس حویلی میں برسوں سے کام کر رہے تھے یمان کو دیکھ کر سلام کیا۔

" وعلیکم اسلام خان بابا آپ بتا سکتے ہے بابا کہاں ہے "یمان سلام کا جواب دیتے ہوئے اپنے بابا کے متعلق سوال کیا۔ ان سب میں سحر تھی جو حویلی کی خوبصورتی دیکھنے میں مدہوش تھی ۔ ہوتی بھی کیوں نا حویلی تھی ہی اتنی خوبصورت . سنگِمر مر سے کام کیا گیا تھا ۔ زینے کو ریڈ کارپٹ سے کور کیا گیا تھا جو اُس کو ماڈرن بنا رہی تھی ۔ جگہ جگہ خوبصورت فانوس لگے ہوئے تھے۔

" صاحب ڈرائینگ روم میں ہے آپ کا ہی انتظار کر رہے ہے تھے " خان بابا جواب یمان کو دیں رہے تھے اور دیکھ سحر کو رہے آخر یہ کون ہے اور یمان کے ساتھ کیا کر رہی ہیں۔

"آجائے سحر میں آپ کو بابا سے ملواتا ہوں "یمان نے سحر کا ہاتھ بھرپور استحاق سے پکڑا ڈرائینگ روم کی طرف بڑھ گیا ہاتھ پکڑنے کی وجہ یہی تھی کہ خان بابا کو اندازہ ہو جائے وہ کون ہے اور کیا لگتی ہے یمان کی۔

یمان نے جیسے ہی ڈرائینگ روم کا ڈور اوپن کیا نگاہیں سامنے صوفے پر بیٹھی شیزل پر گئی وہ سب کچھ ایکسپیٹ کر سکتا تھا لیکن شیزل کا یہاں ہونا افورڈ نہیں کر سکتا تھا کیونکہ وہ شیزل کی نیچر سے اچھی طرح واقف تھا وہ کس نیچر کی مالک ہے بات کو بڑھانا اُسکے لیے کوئی بڑی بات نہیں ہیں۔

"یمان ابھی میں بابا سے تمہارا ہی پوچھ رہی تھی حیدر بھی تمہارا ویٹ کررہے تھے پتہ نہیں تم کہاں۔۔۔۔"

شیزل صوفے سے کھڑی ہو کر اپنے قدم یمان کی طرف بڑھانے لگی لیکن جیسے ہی نگاہیں یمان کے پیچھے کھڑی لڑکی کی طرف گئیں قدم خود با خود رُک گئے۔

"یہ لڑکی کون ہے یمان دلہن کے لباس میں تمہارے ساتھ کیا کر رہی ہیں" دلہن کے لباس میں کھڑی سحر کو دیکھ کر شیزل بہت کچھ سوچنے پر مجبور ہو گئی تھی ۔

"میں بتاتا ہوا شیزل بیٹھ کر بات کرتے ہے "یمان نے شیزل سے ملنے کے لیے قدم آگے بڑھائے ہی تھے شیزل کی بات سُن کر وہی رُک گیا ۔

"کیا مطلب ہے تمہارا بیٹھ کر بات کرتا ہو بہن نے جو پوچھا ہے اُس کا جواب دو یمان " سکندر صاحب جو شیزل کی تیز ڈھار جیسی آواز سُن کر اُسکی طرف متوجہ ہوئے تھے یمان کے پیچھے کھڑی لڑکی کو دلہن کے لباس میں دیکھ کر خود کو سوال کرنے سے روک نہ پائے۔

"بابا اِس سے پوچھے کون ہے یہ لڑکی کسی بھی راہ چلتی کو گھر اُٹھا لائے گا یہ پوچھیں اِس سے کون ہے یہ"

شیزل سے مزید برداشت نہ ہوا چیخ کر بولی۔

"بیوی ہے میری یہی سُننا چاہتی تھی سُن لیا تم نے بیوی ہے یہ میری "یمان شیزل سے زیادہ چیخ کر بولا تھا۔

یمان کے پیچھے کھڑی سحر یمان کی آواز سُن کر ایک پل کے لیے تو کانپ گئی تھی ۔ اُسکے سامنے غصہ نا کرنے والا شخص اِس قدر چیخ بھی سکتا ہے ۔

"بیوی کیا بکواس ہے ایسی ہوتی ہے شادیاں بولوں نا اُسکی ذات کا پتہ ہے کسی بھی لڑکی سے شادی کرلو گے " شیزل یمان کا گریبان پکڑتی ہوئی بولی۔

" تمہاری معلومات کے لیے اتنا کافی ہے یہ یمان ملک کی بیوی ہے ۔ یہ سحر یمان ملک ہے جس کے ساتھ میں نے اللہ کو حاضر ناضر جان کر اپنے نکاح میں لیا ہے "یمان سحر کا رتبہ باور کرواتا ہوا بولا۔

" اچھا نکاح کیا ہے تو والدین کہاں ہے اِسکے ہے اب یہ مت کہنا مر گئے ہے اگر مر بھی گئے ہے تو اِسکو کہاں سے لائے ہو" شیزل کے سر پر بھوت سوار تھا اُسکا بس نہیں چل رہا تھا کسی طرح سحر کو کچھ کر دے۔

"یہ تو نہیں بتائے گا تمہارا تعلق کہاں سے ہے تم ہی اپنی غیرت جگا کر بتادو بھاگ کر تو نہیں آئی" سیزل جانتی تھی اب یمان کچھ نہیں بولے گا۔ سحر کو بازو سے دبوچتے ہوئے سوال کرنے لگی۔

" شیزل پاگل ہو گئی ہو چھوڑوں اُنکو جو پوچھنا ہے مجھ سے پوچھوں "یمان نہیں چاہتا تھا کہ شیزل کوئی سوال سحر سے کرے ۔

"یہ مجھے کوٹھے سے لائے ہے پچاس لاکھ کا سودا کیا تھا لیکن بے فکر رہے بندوق کے زور پر لائے پیسے بچ گئے ہے آپ کے " سحر یمان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی ۔یہ وہ آخری چیز تھی جو یمان چاہتا تھا نہ ہو۔ سحر نے یہاں یمان کا مان تھوڑا تھا ۔ اُسکی آنکھوں میں اُمید کی ایک رمک تھی کہ شاید سحر یمان کا مان رکھ کر خاموش رہے ۔ لیکن سحر نے ضد میں آکر یمان کے لیے مُشکل کر دی تھی ۔

" ٹھاہ۔۔۔۔۔ تم ایک رقاصہ سے نکاح کر کے آئے ہو یمان شرم سے ڈوب مرو تم " زناٹے دار تپھڑ کی آواز سُن کر سحر کے چودہ طبق روشن ہو گئے تھے اُسکو بالکل اُمید نہیں تھی ۔

" رقاصہ نہیں.بیوی ہے میری ۔یمان سکندر سب کے تھپڑ کہاں سکتا ہے بابا لیکن اپنی.بیوی کے لیے رقاصہ کا لفظ نہیں سُن سکتا "یمان اپنے بابا کے ایسے سو تھپڑ برداشت کر سکتا تھا جو نہیں برداشت کر سکتا تھا وہ تھا سحر کو رقاصہ کے نام سے پُکارے جانا۔

"بیوی تم ایک ایسی لڑکی کو.بیوی کہہ رہے ہو جو نجانے کتنے مردوں کے ساتھ تعلقات میں رہی ہے" شیزل حقارت سے سحر کی طرف دیکھتے ہوئے بولی ۔

" اپنی زبان کو قابو میں رکھو شیزل اگر میں اپنی.بیوی کے لیے تھپڑ کھا سکتا ہو تو اُس کے لیے تھپڑ مار بھی سکتا ہو "یمان پاس پڑے ہوئے واس کو زمین پر بے دردی سے پھینکتے ہوئے بولا ۔

"یمان شور شرابا مت کرو حیدر کمرے میں ریسٹ کر رہا ہے کیا سوچے گا تم فلحال کمرے میں جاؤ جو بات ہوگی اب وہ صبح ہوگی ۔ سکندر صاحب نہیں چاہتے تھے کہ بات مزید بڑھے حویلی کے ملازمین کو باتیں کرنے کا موقع ملے ۔

" آپ کا ہر حکم قبول ہے بابا ہے لیکن جہاں بات سحر کی آئےگی وہاں یمان اپنے دل کی سُنے گا "یمان نے اپنا ہاتھ پکڑا اور اپنے قدم باہر کی طرف بڑھا دیے ۔

" شیزل بیٹا تم حیدر کے پاس جاؤ کہیں وہ جاگ نہ گیا ہو دیکھو ہادی بھی سو گیا ہے صوفے پر بے آرام ہو رہا ہے جاؤ اُسکو کمرے میں لے جاؤ" سکندر صاحب شیزل کا دھیان ہادی کی طرف کرواتے ہوئے بولے جو صوفے پر ہی سو گیا تھا ۔

" اوکے بابا میں چلتی ہو آپ بھی جائے آرام کرے فکر مت کرے میں سب ٹھیک کر دوگی " اپنے بابا کو تسلی دیتے ہوئے بولی۔

یمان نے کمرے کا ڈور اوپن کیا۔ کمرے کی نمائش دیکھ کر سحر کو لگا اُسکے قدم ایک جگہ جکھڑے گئے ہے۔

کمرہ بہت ہی خوبصورت طرز سے ڈیزائن کیا گیا تھا۔ وائٹ اور بلیک کا کامبو تھا۔ کمرے کی دیواروں کو وائٹ کلر سے پینٹ کیا گیا تھا۔ سامنے دیوار پر یمان کا پوٹریٹ تھا جس میں وہ گھوڑے پر بیٹھا گھڑ سواری کر رہا تھا۔ کمرے سے باہر کا منظر صاف نظر آسکتا تھا لیکن باہر سے اندر دیکھنا مُشکل تھا۔ کمرے کے وسط میں جہازی سائز بیڈ تھا ساتھ میں سائیڈ ٹیبل تھی۔ بالکونی کو مزید خوبصورت

بنانے کے لیے پلانٹ سے ڈیکور کیا گیا تھا ۔ درمیان میں دو چئیرز رکھی گئی تھی
۔

" آپ رُک کیوں گئی اندر آئے نا " ۔یمان سحر کو وہی دروازے میں کھڑا دیکھ
کر بولا۔ لہجے میں سختی نہیں تھی پر نرمی بھی نہیں تھی ۔
" ہمم بس آ رہی ہو "
یمان کی آواز پر سحر خیالات کی دنیا سے باہر آئی۔ کمرے کی نمائش دیکھ کر لگ رہا
تھا یمان نے یہاں تک پہنچنے کے لیے بہت محنت کی ہے ۔
اور یہ بات سچ تھی یمان نے بہت محنت کی تھی کم عمر میں بزنس کی دنیا میں اپنا
نام بنایا تھا ۔یہ حویلی کی خوبصور نمائش نہیں تھی یہ یمان ملک کا جنون تھا ۔

"آپ بیٹھے میں چینج کر کے آیا "یمان بیڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔
یمان کے جاتے ہی سحر خود کو ذہنی طور پر معافی کے لیے تیار کرنے لگی۔ اُسکو اندزا ہو گیا تھا اگر وہ خاموش رہتی تو شاید یمان کو تپھڑ نہ پڑتا۔
"کیا ہوا آپ ٹھیک ہے" 15 منٹ بعد فریش ہو کر باہر آیا پہلی نظر سحر پر گئ جو مسلسل اِدھر اُدھر ٹہل رہی تھی۔
"مجھے فریش ہونا ہے لیکن کپڑے نہیں ہے میرے پاس" سحر پہلے خود کو لہنگے کے بوجھ سے آزاد کروانا چاہتی تھی۔
"آپ کے کپڑے صبح تک آجائے گے ابھی کے لیے آپ میرے کپڑے پہن لے میں نے ہینگ کر دیے ہے "یمان سائیڈ ٹیبل سے اپنا لیپ ٹاپ اُٹھاتا ہوا بولا۔
" اوکے" سحر نے اوکے کہتے ہوئے اپنے قدم باتھروم کی طرف بڑھا دیے۔

FROM NOVEL-HUT

If you are a writer and confused about where to publish

your novel , no worries . novel - hut is here.

to publish your contact us on instagram : novel_hut_ .

Enjoy reading !

NOVEL HUT

ٹھیک 20 منٹ بعد دروازہ کھلنے کی آواز آئی یمان جو لیپ ٹاپ پر میل سینڈ کر رہا تھا اچانک سے اُسکو کمرے میں آکسیجن کی کمی محسوس ہونے لگی ۔ سحر یمان کے ٹراؤزر شرٹ میں بہت خوبصورت دوشیزہ لگ رہی تھی ۔یمان کو اندازہ لگانا مُشکل لگا اُسکے کپڑوں میں زیادہ پیاری لگ رہی ہے یہاں بالوں سے اُلجھتی ہوئی وہ خود ۔

"آپ بال ڈرائے کر لے تب تک خان بابا کو میں کھانے کے لیے کال کرتا ہو "

یمان مسلسل نظریں چُرا رہا تھا دل میں ایک اُمید جاگی کاش وہ اِن بالوں کو خود سُلجھائے لیکن وہ سحر کی رضامندی کے بغیر اُسکے قریب بھی نہیں جانا چاہتا تھا ۔

" ٹھیک ہے " وہ یمان کو مزید ناراض نہیں کرنا چاہتی تھی اُسکی بات ماننا ہی بہتر لگا۔

"مجھے بات کرنی ہے آپ سے "یمان جو اپنے خیالات میں کھویا تھا ہوش تو تب آیا جب سحر کو اپنے سامنے بیٹھے دیکھا تھا۔

" جی کریں میں سُن رہا ہو "یمان لیپ ٹاپ سائیڈ ٹیبل پر رکھتا ہوا بولا۔

" سوری " سحر نے نگاہیں جھکا لی وہ اپنے چہرے پر یمان کی نگاہوں کی مزید تپش برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

" کس لیے "یمان نے لا علمی کا اظہار کیا۔

" وہ جو نیچے سب کچھ ہوا مجھے وہ سب نہیں بولنا چاہیے تھا " سحر کی نظریں مزید جُھک گئی۔

"یمان نے قریب ہو کر سحر کو اپنے حصار میں لیا۔ دائیں ہاتھ سے سحر کی تھوڑی اوپر کی۔

" میری بیوی کی آنکھیں جُھکی ہوئی بالکل اچھی نہیں لگ رہی جو بات کرنی ہے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کریں"

یمان سحر کے بال کان کے پیچھے کرتا ہوا بولا۔

" سوری " سحر نے یمان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ایک لفظ بولا۔

" وجہ بتاۓ گی "یمان اُسکو سننا چاہتا تھا۔

" نیچھے جو کچھ ہوا اُسکے لیے" آنکھوں میں آنسؤں سموۓ بولی۔

" آپ نے کیا کیا نیچھے " اپنے ہاتھوں کو سحر کے ہاتھوں میں اُلجھاتے ہوۓ بولا۔

" میری وجہ سے تپھڑ پڑا " آنکھوں سے آنسوں یمان کے ہاتھ کی پشت پر گرے

۔

" ایسے سو تپھڑ منظور ہے لیکن آپ کی آنکھ سے نکلا ایک آنسو بھی منظور نہیں

" اپنے دائیں ہاتھ سے سحر کا روئی جیسا نرم چہرہ صاف کرتے ہوئے بولا۔

" آجائیں " ابھی سحر کچھ کہنے ہی والی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی۔

" خان بابا کھانا مجھے دیں دے میں خود ٹیبل پر لگا لو گا" یمان کھانے کی ٹرے لیتا

ہوا بولا۔

" سحر آپ صوفے پر آجائے میں کھانا لگا رہا ہو " یمان جس نے کبھی پانی خود

نہیں پیا تھا آج اپنی بیوی کے لیے کھانا لگا رہا تھا۔

" سحر یہ لیں " یمان بریانی کی پلیٹ سحر کے آگے کرتا ہوا بولا۔

"آپ ایزی ہو کر کھائے اب یہ ہچکچاہٹ نہیں ہونی چاہیے کیونکہ اب سے ہم ساتھ کھانا کھائے گے" سحر کو مسلسل پلیٹ میں چمچ گُھماتے دیکھ کر بولا۔

"ایک بات بتاؤ "یمان پانی گلاس میں ڈالتے ہوئے بولا۔

"میں اپنے کپڑے کسی کے ساتھ شئیر نہیں کرتا سعد کے ساتھ بھی نہیں جب کہ وہ میرا بیسٹ فرینڈ ہے" سحر سمجھ نہ پائی یمان نے یہ بات کیوں کی ہے۔

"لیکن آج یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ میرے سے زیادہ میرے کپڑوں میں اگر کوئی پیارا لگ سکتا ہے تو وہ سحر یمان ہے" یمان کی بات پر سحر کی گالوں پر سُرخی چھا گئی۔

"ایک بات میں بھی پوچھوں" سحر پلیٹ سامنے رکھتے ہوئی بولی کھانا اُس نے کافی حد تک کھا لیا تھا۔

"ضرور "یمان کو بھوک نہیں تھی وہ بس سحر کی وجہ سے بیٹھا تھا تاکہ وہ ایزی ہو کر کھانا کھا لے۔

" آپ کو مجھ سے محبت کیسے ہوئی مطلب میرا تعلق کسی عزت دار گھرانے سے بھی نہیں ہے " سحر نے بہت سوچ سمجھ کر سوال کیا تھا۔

"پہلے پہل مجھے بھی یہی لگتا تھا محبت کا تعلق عزت دار گھرانے سے ہوتا ہے لیکن یہ بات سچ نہیں ہے سحر محبت کا تعلق دل سے ہوتا ہے اگر کوئی ایک بار دل کے منصب پر آجائے نا تو وہ یہ نہیں دیکھتا کہ محبوب کا تعلق کس جگہ سے ہے ۔ آپ نے تو قدم ہی میرے دل کی سرزمین پر رکھا تھا تو آپ کو کیسے جانے دیتا "یمان کی آوازمیں کچھ تو تھا جس نے سحر کو جکڑ لیا تھا۔

" اب سونا چاہیے کافی ٹائم ہو گیا ہے " سحر جواب دینے کی بجائے صوفے سے کھڑی ہوگئ ۔

" آپ بیڈ پر جائے میں لیپ ٹاپ اسٹیڈی روم میں رکھ کر آیا "یمان لیپ ٹاپ اُٹھاتے ہوئے اسٹیڈی روم کی طرف بڑھ گیا ۔

" کیا سوچ رہی ہے آپ "یمان سحر کے برابر آکر لیٹا جو مسلسل کمرے کی چھت کی طرف دیکھ رہی تھی ۔

" کچھ نہیں بس ایسے ہی سوچ رہی تھی کہ میری وجہ سے آپ کو کتنا کچھ برداشت کرنا پڑے گا ۔ سب کیا بولے گے کہ آپ کی وائف کا تعلق کس جگہ سے ہے جب اُنکو پتہ چلے گا " سحر کے دل میں جو سوال تھا وہ آخر کار زبان پر آگیا ۔

" میری وائف کا تعلق مجھ سے ہے میں یہ کہوں گا " جتنی پریشانی سے سوال کیا گیا تھا اُتنے ہی دھیمے انداز میں جواب دیا گیا تھا۔

"میں وہ بات نہیں کر رہی مطلب سب کیا بولے گے میری وجہ سے آپ کو سب لوگ باتیں کرے گے۔ آپ سب کی باتیں برداشت کر سکتے ہے" سحر کے دماغ میں اس وقت لوگوں کا بھوت سوار تھا کیا کہیں گے سب ؟؟؟

"آپ کو زمانے کی فکر ہے یا میری "یمان سحر کے قریب ہو کر لیٹا۔

" مطلب " سحر ہچکچا کر تھوڑا پیچھے ہوئی۔

" اگر ایک طرف دنیا والے ہو اور دوسری طرف یمان تو کس کا انتخاب کرے گی "یمان اپنا چہرہ سحر کے چہرے کے قریب کرتا ہوا بولا۔

" آپ کا " سحر کے جواب نے یمان کو معتبر کر دیا تھا۔

"تو لوگوں کی فکر چھوڑے دے سحر ہمیں اپنی زندگی خود گزارنی ہے اگر ہمیں خوش رہنا ہے نا تو سب کو چھوڑنا پڑے گا "یمان سحر کا ماتھا چومتا ہوا بولا ۔

" سو جائے سحر میرا دل گستاخی کرنے پر مجبور ہو رہا ہے "یمان سحر کو اپنے حصار میں لیتا ہوا بولا ۔

" جی سو رہی ہو "یمان کی اس حرکت پر سحر کا چہرہ انار جیسا لال ہو گیا ۔

NOVEL HUT

" اسلام و علیکم " حیدر ابھی واک کر کے آیا تھا سکندر صاحب کو اکیلے بیٹھے دیکھ کر سلام کیا ۔

" وعلیکم اسلام آؤ بیٹا بیٹھو ناشتہ کرے " سکندر صاحب اخبار سائیڈ پر رکھتے ہوئے بولے۔

"جی انکل ضرور بٹ یمان کہاں ہے کل بھی اُس سے ملاقات نہیں ہوئی تھی" حیدر چئیر پر بیٹھتا ہوا بولا۔ ٹیبل پر طرح طرح کی لوزامات سے سجایا گیا تھا۔

"ارے آپ نے یاد کیا اور ہم حاضر" ابھی سکندر صاحب کچھ کہتے عقب سے یمان کی آواز سُنائی دی۔

"ارے تم کہاں تھے کل سے تمہارا ہی پوچھ۔۔۔۔" یمان کے ساتھ کھڑی خوبصورت لڑکی کو دیکھ کر حیدر کے بقیہ الفاظ حلق میں رہ گئے۔

"اُو سوری انٹروڈکشن کروانا بھول گیا اِن سے ملے یہ ہے سحر یمان meet my beautiful wife" سحر یمان کو اپنے برابر کھڑا کرتے ہوئے بولا جو یمان کے پیچھے چھپنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

" تم نے شادی کرلی اور بتایا بھی نہیں " حیدر شاک کی کیفیت میں بولا ۔

" بس سب کچھ اچانک ہوا لیکن آپ سب بے فکر رہے sunday کو پارٹی ہے میرے آفس کے سب کولیگز آئے گے سحر سے ملنے "یمان سحر کے لیے چئیر کھیچنتا ہوا بولا ۔

" اب تم اس کے لیے پارٹی ارینج کرواؤ گے " شیزل جو کب سے پیچھے کھڑی یمان کی باتیں سُن رہی تھی مزید رہا نہ گیا تو بول پڑی ۔

" افکورس اِنکے لیے کرو گا سب سے انٹڑیوس کرواؤ گا"یمان سحر کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا ۔

"یہ لڑکی اس لائق ہے اسکو عزت دار گھرانے میں انٹڑیوس کروایا جا سکے ۔ اسکو تو کوٹھے میں مداعوں کے آگے پیش ہونا چاہیے " شیزل زبان کا زہر اُگلنے سے بعض نہیں آئی ۔

" جسٹ شٹ اَپ شیزل میں تمہاری مزید بکواس نہیں سنو گا "یمان کی آنکھوں میں تیزی سے سُرخی چھا گئی شیزل کی بکواس سُن کر ۔یمان شدید طیش کے عالم میں ڈائینگ ٹیبل پر ہاتھ مارتے ہوئے بولا ۔

"یمان یہ کیا حرکت ہے " سکندر صاحب معاملے کو بگڑتے دیکھ کر بولے ۔

" بابا یہ بات آپ کو شیزل سے پوچھنی چاہیے میں اب مزید برداشت نہیں کرو گا ۔ آپ سب نے مُجھے جو بولنا ہے بولے میں سُنوں گا لیکن جہاں بات سحر پر آئے گی وہاں ایک لفظ نہیں سنو گا " شدید طیش کے عالم میں یمان چیختا ہوا بولا ۔

" او تو تم کیا کرو گے بولو بولو کیا کرو گے مارو گے بہن پر ہاتھ اُٹھاؤ گے " شیزل یمان کے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے بولی ۔ وہ یمان سے دو سال بڑی تھی اسی

لیے یمان اُسکی عزت کرتا تھا لیکن بات کرنے کی ایک limit ہوتی ہے وہ شیزل کراس کر چُکی تھی ۔

" اگر ضرورت پڑی تو گریز نہیں کرو گا تو اپنی limit میں رہو تو تمہارے لیے یہی بہتر ہے "یمان شیزل کو حیدر کی طرف دھکیلتے ہوئے بولا وہ تماشا نہیں چاہتا تھا لیکن شیزل مجبور کر رہی تھی ۔

" میں اس سے بُرا بھی بولوں گی یمان جتنا برا بولا جا سکتا ہے اُتنا برا بولوں گی "یہ باتیں سُن کر سحر کے دل میں ایک عجیب سا درد اُٹھا کیا اس سے زیادہ بھی بُرا بولا جا سکتا تھا ۔

" آپ اُٹھیں سحر " سحر کی بگڑتی حالت دیکھ کر یمان بولا ۔ آنسوں مسلسل بہہ رہے تھے اُسکو اپنی حالت سمجھ نہیں آرہی تھی ۔

"بیٹا تم خواہ مخوا بات کو بڑھا رہے ہو" سکندر صاحب بے بسی سے بولے۔

جوان اولاد کو آپس میں لڑتے دیکھ کر سکندر صاحب خود کو بے بس محسوس کرنے لگے تھے۔

"بابا آپ کے بیٹے کو عادت ہو گئ ہے ایک ہی دن میں اپنی بیوی کی کیسے قدموں میں بچھ رہا ہے اُسکے" شیزل واپس چئیر پر بیٹھتے ہوۓ بولی۔

"شیزل تم چُھپ کرو یمان تم اپنے کمرے میں جاؤ" ابھی یمان کچھ بولتا حیدر نے شیزل کو ٹوک دیا۔حیدر ایک پڑھا لکھا مرد تھا۔وہ معاملے کی سنجیدگی کو جانتا تھا لیکن شیزل کو سمجھانا اُتنا ہی مشکل تھا جیسے بھینس کے آگے بین بجانا

۔

"آپ ناشتہ کرے انکل یہ دونوں ٹھیک ہوجاۓ گے آپ پریشان نہ ہو" حیدر سکندر صاحب کو پریشان دیکھتے ہوۓ بولا۔

"آپ ٹھیک ہیں" سحر کو بیڈ پر بیٹھاتے ہوئے بولا۔

"آپ کو میری وجہ سے کتنا کچھ فیس کرنا پڑ رہا ہے" روتے ہوئے بمشکل اپنی زبان سے لفظ ادا کیے۔

"میں آپ کی وجہ سے کچھ فیس نہیں کر رہا آپ لوگوں کی باتوں کو چھوڑ دے سحر" یمان سحر کے قدموں میں بیٹھتا ہوا بولا۔

"یہ لوگ ۔۔۔یہ لوگ مجھے باتیں نہیں سناتے بلکہ میرے دل پر تیر چلاتے ہے ان سب کی باتیں کس قدر مجھے زخمی کر دیتی ہے یہ لوگ کیوں نہیں جانتے" سحر یمان کے سامنے کھڑی ہو کر بے بسی سے بولنے لگی۔

"یہ لوگ مجھے کیچڑ، گندگی اور پتہ نہیں کیا کیا کہتے ہے صرف اس لیے کہ میں نے تین سال کوٹھے میں گزارے ہے لیکن یمان قسم لیں لے مجھ سے کبھی کسی مرد

نے ہاتھ تک نہیں لگایا "تیزی سے روتے ہوئے مزید چیخ کر بولی ۔یمان آج اُسکو بولنے دے رہا تھا شاید دل کا غبار نکال جائے ۔

"یہ سب میری سوتیلی ماں کی وجہ سے ہوا ہے میں اُسکو بد دعا دیتی ہو اُسکے ساتھ سب سے بُرا ہو جو وہ برداشت نہ کرپائے" سحر زمین پر بیٹھتی ہوئی بولی اُسکو لگ رہا تھا اسکا جسم اسکا ساتھ چھوڑ رہا ہے ۔

"سحر میری جان ریلکس "یمان فوراً سے آگے بڑھ کر سحر کو اپنے حصار میں لیتا ہوا بولا ۔

"نہیں یمان ریلکس نہیں رہا جا رہا مجھ سے مجھے کچھ ہو رہا ہے میں اندر ہی اندر ختم ہو رہی ہو مجھے لگ رہا ہے میرے جسم کا سارا بوجھ میرے دماغ پر آگیا ہے" سحر اپنا سر یمان کے سینے پر رکھتے ہوئے بولی ۔ وہ تھک چکی تھی ۔ سکون چاہتی تھی جو یمان کی آغوش میں تھا ۔

" سحر تم میرے لیے وہ عزیز انسان ہو جو مجھے ایک ہی بار تہجد میں بہائے گئے آنسوؤں سے ملی ہو تو خود کو معاشرے کا گند سمجھنا چھوڑ دو سحر "یمان بہت دھیمے لہجے میں اُسکو سمجھا رہا تھا یا اُسکو بتا رہا تھا کہ وہ کس قدر قیمتی ہے ۔

" کیا سچ میں " سحر یمان سے قد میں چھوٹی تھی بمشکل کندھے تک آتی تھی یمان کو اُس سے بات کرنے کے لیے جھکنا پڑتا تھا اور اُسکو اپنا یہ جُھکنا سب سے عزیز تھا ۔

" جی بالکل سچ ہے اب آپ جلدی سے فیس واش کرے ہم باہر جا کر ناشتہ کرے گے اور سینڈے کے ایونٹ کی شاپنگ بھی کر لے گے "یمان سحر کو واشروم کی طرف بھیجتا ہوا بولا ۔

" اوکے " سحر فوراً سے کہہ کر اند چلے گئی ۔

ناشتہ کرنے کے بعد وہ دونوں شاپنگ مال میں موجود لیڈیز سکیشن میں سحر کے لیے ڈریس سلیکٹ کر رہے تھے۔ سحر کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا لیں۔ جس مال میں وہ موجود تھے وہ لاہور کا سب سے بڑا مال تھا اور یہ یمان کا اپنا مال تھا۔

"یہ کیسی لگ رہی ہے "یمان نے انتہائی خوبصورت ساڑھی نکال کر سحر کو دکھائی جو سحر کو بھی بہت خوبصورت لگی تھی.

"یہ کلر میرا فیورٹ ہے"یمان نے ساڑھی کی سیاہ رنگت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

" میں بلیک پہنوں گی ایونٹ میں عجیب نہیں لگے گا مطلب دلہن ولیمے پر بلیک پہنے گی " سحر نے آنکھوں کو مزید کھولتے معصومیت سے پوچھا۔

" میں چاہتا ہو آپ یہ پہنیں کیونکہ مجھے سیاہ رنگ بہت پسند ہے میں نے اپنی زندگی میں سیاہ رنگ بہت زیادہ پہنا ہے اور میں چاہتا ہو اپنی زندگی کے سب سے بڑے دن پر ہم دونوں بلیک پہنے "یمان ساڑھی سحر کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا ۔

" میں یہی ساڑھی پہنوں گی آپ بے فکر رہے " سحر نے بہت مان سے یمان کے ہاتھ سے ساڑھی پکڑی ۔ لیکن یہ سیاہ رنگت انکی زندگی سچ میں سیاہ کرنے والی تھی یہ وہ دونوں نہیں جانتے تھے ۔

" اِسے پیک کر دے "یمان شوپ کیپر کی طرف ساڑھی پڑھاتے ہوئے بولا ۔

" اوکے سر " شوپ کیپر ساڑھی لے کر غائب ہو گیا ۔

NOVEL HUT

"مجھے تو لگ رہا تھا آج تم لوگ باہر ہی رہو گے" شیزل جو لان میں واک کر رہی تھی یمان کی گاڑی کو مین گیٹ سے اندر آتے دیکھ کر پاس جا کر بولی ۔

" تمہیں غلط لگ رہا تھا شیزل پلیز ہمیں اندر جانے دو کیونکہ ہم بہت تھک چُکے ہے اور پارٹی کی ارینجمینٹ بھی کرنی ہے "یمان گاڑی سے سامان نکالتے ہوئے بولا۔

" آپ آجائے سحر اندر چلتے ہے "یمان سحر کو گاڑی کے اندر بیٹھا دیکھ کر بولا ۔

وہ جانتا تھا کہ شیزل کی وجہ سے وہ باہر نہیں آرہی ۔

" رُکو کون سی ارینجمینٹ " شیزل کا دماغ ارینجمینٹ کی بات پر رُک گیا آخر کس بات کی ارینجمینٹ ۔

" اندر چل کر بتاؤ گا بابا کو بھی بتانا ہے "یمان کہتے ساتھ ہی سحر کو لیے اندر کی طرف بڑھ گیا ۔

" اسلام و علیکم بابا مجھے آپ سے بات کرنی ہے " سکندر صاحب جو ٹی وی دیکھ رہے تھے یمان کی آواز سُن کر اُسکی طرف متوجہ ہوئے۔

" و علیکم اسلام بولو بیٹا " سکندر صاحب ٹی وی بند کرتے ہوئے بولے۔

" بابا میں نے آپ کو بتایا تھا نا کہ پارٹی ارینج کی ہے سینڈے کو فائنل کی ہے سعد نے۔ سارے انتظام میں اور سعد دیکھ لے گے لیکن میں یہ چاہتا ہو کہ میرے بڑے دن پر آپ میرے ساتھ ہو پلیز بابا"یمان اپنے بابا کے قدموں میں بیٹھتا ہوا بولا۔ وہ اپنے بابا کو ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"بیٹا میں آؤ گا " سکندر صاحب یمان کا ماتھا چومتے ہوئے بولے۔ اکلوتی اولاد تھی اُنکی وہ اُسکو ناراض نہیں کرنا چاہتے تھے۔

" شیزل اگر تم آنا چاہتی ہو تو آسکتی ہو "یمان شیزل کی طرف دیکھتا ہوا بولا جو خود کو اس سارے معاملے سے لاپرواہ محسوس کر رہی تھی۔

"ہاں ضرور میں آؤں گی آخر میرے اکلوتے بھائی کا ولیمہ ہے" شیزل شیریں لہجے میں بولی لیکن جو دماغ میں چل رہا تھا شاید کسی کو پتہ چلتا تو وہ یہ ضرور سوچتا کیا سچ میں عورت عورت کی دشمنی میں اس قدر اگے چلے جاتی اپنا نفع نقصان تک بھول جاتی ہیں۔

ولیمے کا انتظام لان میں کیا گیا تھا۔ دعوت بہت بڑے پیمانے پر تھی۔ لان کو بہت خوبصورتی سے سجایا تھا۔ لان رنگارنگ بتیوں سے جگمگا رہا تھا۔یمان اور سحر کے لیے اسٹیج کو خوبصورتی سے سعد نے ڈیکور کروایا تھا بہت ماڈرن طرز کا درمیان میں جھولا تھا جس کو مختلف پھولوں سے اور لائٹنگ سے کور کیا تھا۔

"ماشاءاللہ" سحر کو دیکھ یہ پہلا لفظ جو زبان سے ادا ہوا تھا ہوتا بھی کیوں نا وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی۔ بلیک ساڑھی میں ملبوس بالوں کو لوس کرل

ڈالے کانوں میں ڈائیمنڈ کے چھوٹے ٹاپس پہنے باریک لبوں کو بلیڈ ریڈ لپسٹک سے سجائے وہ یمان کی پوری دنیا ہلا گئی تھی۔یمان نے فوراً نگاہیں نیچھے کر لی اس ڈر سے کہی اُسکو نظر نہ لگ جائے۔

"آپ کب آئے" سحر کو محسوس ہوا جیسے وہ کسی نظروں کے حصار میں ہیں۔ آئینے سے یمان کو دیکھ کر حیران ہوئی۔

"ابھی آیا لیکن غلطی ہو گئی کمرے میں نہیں آنا چاہیے تھا"یمان نے آخر جملہ دھیمے لہجے میں بولا لیکن آواز اتنی تھی کہ سحر نے سن لیا۔

"کیوں نہیں آنا چاہیے تھا" سحر اپنی ساڑھی کا پلو سنبھالتے ہوئے یمان کے پاس گئی جو دروازے میں ٹیک لگا کر کھڑا تھا۔

"کوئی آج بہت خوبصورت لگ رہا ہے اس وجہ سے بندہ کمزور دل کا مالک ہے اگر کچھ ہو گیا مجھے "یمان اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔

" اسی دل کے علاج کے لیے تو آپ کے پاس آئی ہو کہ اگر آپ کو کچھ ہو تو مجھے دیکھتے ہی ٹھیک ہو جائے" سحر یمان کے دل کے مقام پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔

"میں تیار ہونے کے لیے آیا تھا لیکن آپ کا موڈ کچھ اور لگ رہا ہے "آوارہ بالوں کی لٹ کو کان کے پیچھے کرتا ہوا بولا۔

" آپ تیار ہونا جا کر یہاں پر کیا کر رہے ہیں" سحر کو یمان کے ارادے ٹھیک نہیں لگ رہے تھے فوراً سے دوری بناتے ہوئے بولی۔

"مجھے بھی یہی لگتا ہے مجھے تیار ہونا چاہیے نہیں تو آپکی خیر نہیں "یمان کہتے ساتھ ہی باتھروم کی طرف بڑھ گیا۔

سب لوگ سحر اوریمان کا ویٹ کر رہے تھے اچانک سے ساری لائٹس اوف ہو گئی اور ایک سپورٹ لائٹ چلی جس کا فوکس یمان اور سحر تھے ۔ سب لوگ اس کپل کو دیکھ کر حیران ہو رہے تھے شاید یہ پہلا کپل تھا جنہوں نے بلیک کی ٹوینگ کی تھی ولیمے پر۔

اسٹیج پر بیٹھنے کے تھوڑی دیر بعد یمان مائک پکڑ کر سب کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہوا بولا۔

"Hello everyone "

"امید ہے آپ سب ٹھیک ہے آج کی اس پارٹی پر بلانے کا مقصد یہ تھا کہ میں آپ سب کو اپنی وائف سحر یمان سے انٹرڈیوس کروا سکو "یمان سحر کا ہاتھ پکڑے اپنے ساتھ کھڑا کرتا ہوا بولا ۔

" اب میں اپنی بھابھی کا انٹرو کرواؤں گی میرا بھی تو حق ہے " شیزل یمان سے مائک لیتے ہوئے بولی ۔ وہاں پر بیٹھے سب لوگ اس خوبصورت جوڑی کو مبارک باد دیں رہے تھے ۔

"meet my dearest bhabhi sehar yaman "

شیزل طنزیہ لہجے میں سحر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی ۔

" انکا تعلق کسی گھرانے سے نہیں بلکہ ایک مشہور کوٹھے سے ہے " شیزل کی یہ بات سُن کر سحر کو لگا آج پھر ایک بار ذلت اُسکا مقدر بنے گی ۔

NOVEL HUT

"ناچنا اور اپنا آپ دکھانے کا کافی ہنر رکھتی ہے یہ لڑکی ۔ مختصر سا تعارف یہ ہے کہ میرا بھائی اپنی غیرت مار ایک کوٹھے کی لڑکی سے شادی کر آیا ہے" شیزل کی بکواس سُن کر یمان اس قدر غصے میں آگیا کہ اُسکو اپنا آپ آپے سے باہر ہوتا محسوس ہو رہا تھا ۔

" اب یمان کو کون سمجھائے کہ کوڑا کرکٹ کوڑے میں اچھا لگتا ہے کسی صاف جگہ پر نہیں" یہ جملہ سُن کے بعد یمان کی رگیں تن گئی اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اپنے قدم شیزل کی طرف بڑھائے اور ایک زوردار تھپڑ کی آواز گونجی ۔

" ٹھاہ اپنی بکواس بند کرو تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہ بکواس کرنے کی "یمان کا تھپڑ کھانے کے بعد شیزل کو کچھ دیر کے لیے محسوس ہوا اُسکا سنائی دینا بند ہو گیا ہے ۔ تھپڑ بہت شدت سے مارا گیا تھا ۔

دوسری طرف سحر کو اپنے ارد گرد موجود ہر چیز دھندلی دکھائی دیں رہی تھی. اُسکے دل کی ڈھڑکنیں اس قدر تیز ہوگئ مزید کھڑے رہنا مشکل لگا جسم کا سارا بوجھ جیسے دماغ پر آگیا تھا وہی لمحہ تھا سحر کو لگا اب وہ مزید نہیں سہہ پاۓ گی دھڑم کی آواز ایک دم سے گونجی ۔ سب لوگ اسٹیج کی طرف متوجہ ہوۓ ۔

" سحر "یمان سحر کو گِرتا دیکھ کر اس قدر تیزی سے چلایا جیسے مچھلی پانی کے بغیر تڑپتی ہے ۔

"کیا ہوا سحر آنکھیں کھولو پلیز سحر ایک بار آنکھیں کھولو"یمان سحر کا چہرہ تھپتھپاتے ہوۓ بولا ۔

"یمان میں گاڑی نکالتا ہو تو بھابھی کو لے کر آ" سعد جو ابھی کھانے انتظام دیکھ کر آیا تھا سامنے کا منظر دیکھ کر حیران رہ گیا ۔

جہاں تھوڑی دیر پہلے خوشیوں کا راج تھا وہ جگہ ماتم کا منظر پیش کر رہی تھی ۔ کیا یہ عجیب نہیں تھا ۔ شیزل بہن ہونے سے پہلے ایک عورت تھی کیا وہ یہ سب برداشت کر سکتی تھی کہ محفل میں اُسکو رُسوا کیا جائے ۔

" بابا آپ پلیز ریلکس کرے ایسی لڑکیوں کو عادت ہوتی ہے ہمدردی بٹورنے کی " شیزل جو تھپڑ کھانے کے باوجود بھی اپنی انّا میں فرق نہیں لائی تھی سکندر صاحب کے پاس جا کر بولی جو سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے آخر ہوا کیا ہے ۔

" بالکل چُھپ شیزل بالکل چُھپ تمہیں اندازہ ہے تم نے کیا کر دیا تم نے اپنے بھائی کی خوشیاں برباد کر دی شیزل " سکندر صاحب اصلیت سے روشناس کرواتے ہوئے بولے ۔

" بابا آپ مجھ سے کیسے بات کر رہے ہیں " سب کے سامنے اپنی انسلٹ پر شیزل بولے بغیر نہ رہ سکی ۔

" تمھیں بُرا لگا نا شیزل تو خود سوچوں تمہاری بکواس سُن کر سحر نے کیسا محسوس کیا ہو گا " حیدر جس کو اُمید نہیں تھی شیزل کچھ ایسا کرے گی اُسکی اس حرکت پر بولے بغیر نہ رہ سکا ۔

" انکل یہ لڑکی اپنی غلطی کبھی نہیں مانے گی اِسکو اس کے حال پر چھوڑ دے ہمیں یمان کے پاس جانا چاہیے اُسکو ہماری ضرورت ہے " سکندر صاحب کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا ۔

" ہاں بیٹا چلو " سکندر صاحب بھی باہر کی طرف بڑھ گئے ۔ دیکھتے ہی دیکھتے مہمانوں سے بھرا ہوا لان خالی ہو گیا تھا ۔ جو تماشا شیزل لگا چکی تھی اُسکا نقصان صرف دو لوگوں کو ہوا تھا وہ تھے یمان اور سحر ۔

"یمان میرے دوست حوصلہ رکھ بھابھی ٹھیک ہو جائے گا" سعد یمان کو حوصلہ دیتے ہوئے بولا جو بینچ پر کسی ہارے ہوئے جواری کی طرح بیٹھے تھا۔

"کیسے حوصلہ رکھو سعد بتا دے کیسے حوصلہ رکھوں یار جب سے وہ زندگی میں آئی ہے اُس کو دیکھ کر جی رہا تھا اور آج وہی اپنی زندگی کی محتاج ہو گئی ہے" سحر کو آئی۔سی۔یو میں گئے ایک گھنٹہ ہو گیا تھا ڈاکٹر کی طرف سے کوئی خبر نہیں آئی تھی۔

" سحر یمان کے ساتھ آپ ہے" سعد کچھ بولتا عقب سے ڈاکٹر کی آواز سُنائی دی

۔

"میں ہو اُنکے ساتھ میری وائف کیسی ہے ڈاکٹر "یمان بینچ سے کھڑا ہوتے ہوئے بولا۔

"آپ کی وائف بہت ینگ ہے اور اُن کو بہت ینگ ایج میں ہارٹ اٹیک ہوا ہے یہ کوئی چھوٹی بات نہیں ہے زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے آپ دعا کرے لیکن چانسز کم ہے باقی جو اللہ کو منظور" ڈاکٹر کے الفاظ یمان کو ایسا محسوس ہوا جیسے وہ کبھی اپنی جگہ سے ہل نہیں پائے گا۔ سحر کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا اُسکی سحر کو جس کو پانے کے لیے سب سے لڑ رہا تھا آج وہ زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہی تھی۔

"سعد تو نے سُنا ڈاکٹر نے کیا بولا۔ میں برداشت نہیں کر پا رہا یار دیکھ میری حالت میں ختم ہو رہا ہو" یمان کی آنکھوں سے آنسو بہہ کر گردن تک سفر کر رہے تھے۔ ہاسپٹل میں موجود افراد اِس دیوانے کو دیکھ رہے تھے جو اپنی بیوی کے لیے رو رہا تھا۔

"یمان تو کہتا ہے تجھے معجزوں پر یقین ہے تو ہر چیز کے لیے اللہ کے در پر جاتا ہے آج بھی جا مانگ خدا سے وہ تو سب کی سُنتا ہے تیری بھی سُنے گا" سعد جانتا تھا یہ وہ آخری بات ہے جس سے یمان انکار نہیں کرے گا۔

"بیٹا سحر کیسی ہے وہ ٹھیک ہے نا" سکندر صاحب جو ابھی حیدر کے ساتھ آئے تھے یمان کی دیکھ کر بہت کچھ غلط ہونے کا احساس دلا رہی تھی۔

سعد ان سے کہہ دے چلے جائے یہ یہاں سے اِن کی بیٹی جو کرنا چاہتی تھی وہ اُس نے کر دیا لیکن اگر سحر کو اُسکی وجہ سے کچھ ہوا تو میں بتاؤ گا برباد کرنا کسے کہتے ہے "یمان نے بنا سکندر صاحب کی طرف دیکھے بات کی۔

"بیٹا میری بات۔۔۔۔" سکندر صاحب آواز دیتے رہے لیکن وہ سُنے بغیر ہاسپٹل کی مسجد کی طرف بڑھ گیا۔

یمان مسجد یں کے صحن میں بیٹھا وضو کر رہا تھا دل سے ایک ہی صدا نکل رہی تھی وہ تھی سحر کی زندگی ۔

مسجد کے اندر داخل ہو کر یمان نے نماز کی نیت کے لیے ہاتھ اُٹھاتے ہوئے اللہ اکبر پُکارا ۔

اللہ اکبر کی صدا زمین پر لگائی گئی تھی مگر آواز عرش تک گئی تھی ٹوٹے ہوئے دل کی صدا تھی تو خدا کیسے نہ سنتا ۔

" یا اللہ پہلے اُسکے نہ ملنے کا ڈر تھا اور اب اُسکے مل کر کھو جانے کا ڈر ہے اس ڈر کو ختم کر دے مالک اس ڈر کو نکال دے میرے دل سے جیسے ایک بار تہجد میں مانگ کر اُسکو میرا کر دیا ایک بار پھر اس دعا کی وجہ سے اُسکو زندگی دیں دے "

اب کی شدت سے روتے ہوئے دعا کی گئی تھی ۔

NOVEL HUT

" اللہ ایک بار اِسکو ٹھیک کر دیں میں اُسکی کی زندگی کو کسی نعمت کی طرح سنبھال کر رکھو گا" نماز سے فارغ ہو کر یمان مطمئن ہو گیا تھا۔

"سعد ڈاکٹر آئے تھے کیا انہوں نے کچھ بتایا "یمان نے تیزی سے سعد کی طرف لپکتے ہوئے سوال کیا۔

" ڈاکٹر سحر کی کنڈیشن کیسی ہے اب " ابھی سعد کچھ کہتا کہ سامنے سے ڈاکٹر آتے ہوئے دکھائی دیے۔

" آپ کی وائف کی ہارٹ بیٹ نارمل نہیں ہو رہی ہے بہت زیادہ سلو ہے۔

ہمارے پاس لاسٹ آپشن electric shock ہے اگر اسکے بعد بھی کوئی

رسپونس شو نہیں ہوا تو ڈیتھ کے چانسز ہے۔۔۔۔۔"یمان کو نیچے گرتا دیکھ کر ڈاکٹر کے باقی الفاظ منہ میں رہ گئے۔

یمان اپنے ہاتھوں کی مٹھیاں زمین پر زور زور سے بند کر کے دھاڑیں مار کر رونے لگا۔کون کہتا ہے مرد نہیں روتا مرد کو اللہ نے مضبوط ضرور بنایا ہے لیکن جب تکلیف بس سے باہر ہو جائے تو مرد بھی رو پڑتا ہے۔

"یمان میرے بچے" سکندر صاحب کا کلیجہ منہ کو آرہا تھا جوان اولاد کی ایسی حالت دیکھ کر کاش وہ اُس وقت کچھ کر سکتے۔

"یمان ابھی ایک چانس ہے یار دعا کر خدا سُنے گا یار" سعد کو لگ رہا تھا اب وہ اسکو ہمت نہیں دیں پائے گا اُس سے یمان کی یہ حالت برداشت نہیں ہو رہی تھی۔

" اگر وہ نہ بچی تو میرے اندر جینے کی سکت ختم ہو جائے گی بابا۔۔۔۔" ایک دم سے وارڈ میں چیخوں کی آواز گونجی وہ آواز یمان کی تھی جو سحر کو الیکٹرک شاک لگتے دیکھ کر نکلی تھی۔ کتنی تکلیف میں تھی وہ۔

" سحر اُٹھ جاؤ پلیز اُٹھ جاؤ سحر میں پاگل ہو رہا ہو یار تمہاری جدائی کے خوف سے "یمان شیشے سے سحر کو دیکھ کر روتا ہوا بولا۔

یمان کے آنسو تھم نہیں رہے تھے لیکن اضافہ ضرور ہو رہا تھا۔

" سر پیشنٹ آپ کو اندر بُلا رہی ہے " نرس نے باہر آکر یمان سے کہا جو گٹنوں کے بَل بیٹھا رونے میں مصروف تھا۔

آئی۔سی۔یو میں آتے ہی یمان فوراً سحر کی طرف لپکا۔یمان کی آنکھوں سے آنسوؤں ٹوٹ کر سحر کے ہاتھ پر گِر رہے تھے۔

" اُٹھ جاؤ یار کتنا رولانا ہے اتنی ظالم تو نہیں تھی "یمان سحر کے بالوں پر بوسہ دیتے ہوئے بولا۔ سحر کو مختلف قسم کی مشینوں نے جکڑا ہوا تھا۔

سحر کی آنکھیں آہستہ آہستہ کھلنے لگی تھی۔ اُسے یمان کا چہرہ دھندلا دکھائی دے رہا تھا۔

"ی۔یم۔یمان۔۔۔" سحر نے بمشکل اُسکا نام پکارا۔

" سر آپ کی پیشنٹ اب خطرے سے باہر ہے انکو دوسرے روم میں شفٹ کر دے پھر آپ مل سکتے ہے "ڈاکٹر کی طرف سے جو خبر ملی تھی اُس نے یمان کو اُسکی مسکراہٹ واپس لُٹادی تھی۔

" اوکے "یمان کہتے ساتھ ہی باہر کی طرف بڑھ گیا۔ دل میں سکون آگیا تھا۔

"کیا بکواس ہے یہ شیزل تم مزاق کر رہی ہو ایسا کیسے ہو سکتا ہے" حیدر جو سکندر صاحب کے ساتھ باتوں میں مصروف تھا کہ اچانک شیزل کی طرف سے سُنائی گئی خبر نے حیدر کے قدموں سے زمین کھینچ لی۔

"بیٹا کیا ہوا سب ٹھیک ہے" سکندر صاحب پریشانی کے عالم میں بولے۔

" انکل میرا بیٹا ہادی اُسکو کرنٹ لگ گیا ہے شیزل اُسکو ہاسپٹل لا رہی ہے" حیدر نے بہت مشکل سے اپنی بات کہی۔

" ایسا کیسے ہو سکتا ہے" بے یقینی کی کیفیت میں بولے۔

"یہ مکافاتِ عمل ہے انکل جو شیزل آپی کی زبان کی وجہ سے اُنکا بیٹا بھگت رہا ہے اُنھوں نے یمان سے سحر بھابھی کو دور کرنے کی کوشش کی تھی نہ آج انکی اولاد اُنکا کیا برداشت کر رہی ہے" سعد جو خاموش سائیڈ پر کھڑا اپنے دل کی بات زبان پر لے آیا۔

" انکل سعد ٹھیک کہہ رہا ہے اگر آپکی بیٹی کی وجہ سے میرے بیٹے کو کچھ ہوا تو خدا کی قسم اُسکا میری زندگی میں آخری دن ہو گا " حیدر کی بات سُن کر سکندر صاحب دل میں شیزل کے لیے دعا کرنے لگے ۔

"یمان تم ڈرائیور کو کال کر پوچھوں وہ ہاسپٹل پہنچ گئے ہے " سکندر صاحب یمان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوۓ بولے ۔

"حیدر ریلکس رہو بیٹا ہادی ٹھیک ہو گا " سکندر صاحب کے پاس آخری آپشن حیدر کا غصہ ٹھنڈا کرنا تھا ۔

" بابا میری بات ہوئی ہے ڈرائیور سے وہ ہادی کو چلڈرن وارڈ میں لے کر گئے ہے "یمان فون اپنی پاکٹ میں رکھتے ہوۓ بولا ۔

" ہمیں وہاں جانا چاہیے یمان تم اور سعد یہاں رہو میں اور حیدر شیزل کے پاس جاتے ہے " سکندر صاحب جانتے تھے یمان شیزل سے غصہ ہے اسی لیے اُنھوں نے اُسکو یا روکنا ہی مناسب سمجھا ۔

" شیزل ہادی کی کدھر ہے " حیدر نے فوراً شیزل کے پاس جاتے ہوئے ہادی کے متعلق پوچھا ۔

" ڈاکٹر اُسکو اند ۔۔ اندر ۔۔ل ۔۔ لے کر گئے ہے " شیزل کی آنکھیں رونے کی وجہ سے سُرخ ہو چکی تھی ۔

" ڈاکٹر صاحب میرا بیٹا کیسا ہے ہادی کوئی خطرے کی بات تو نہیں ہے " ڈاکٹر کو باہر آتے دیکھ کر حیدر اُس کی طرف لپکا ۔ اس وقت دماغ پر صرف ہادی سوار تھا ۔

" اُنکو کرنٹ بہت بُرے طریقے سے لگا ہے اور جس کا اثر اُنکی ٹانگ پر ہوا وہ اب کبھی چل نہیں پائے گے " ڈاکٹر کی بات نے شیزل کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔ کیا اُسکا بیٹا کبھی چل نہیں پائے گا۔

" شیزل دیکھوں تم اُس معصوم کے پیچھے پڑی تھی اُس کی آہیں لگ گئی لیکن نقصان میرے بیٹے کا ہوا میرا بیٹا معزور ہو گیا " شیزل جو سکتے میں کھڑی تھی اُسکو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی آج اُسکو اپنی زبان سے نکلے ایک ایک لفظ پر افسوس ہو رہا تھا کاش وہ وقت کا پہیہ موڑ سکتی لیکن افسوس کچھ نہیں کر سکتی تھی۔

" سحر "یمان نے بہت مشکل سے اُسکا نام پُکارا تھا کتنی دعاؤں کے بعد خدا نے اُسکو عطا کیا تھا۔

"یمان " سحر جو آنکھیں بند کیے لیٹی تھی اپنے نام کی پکار سُن کر پہلا نام یمان کا نکلا ۔ ایک وہی تو تھا جو اتنے دھیمے لہجے میں پُکارتا تھا ۔

" آرام سے سحر میں آرہا ہو تمہارے پاس "یمان کو دیکھ کر سحر نے تیزی سے بیٹھنے کی ناکام کوشش کی ۔

" ناراض ہے " پہلا جملہ جو اُسکو دیکھ کر یاد آیا ۔

"نہیں کوشش کررہا ہو" اُسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے بولا ۔

نہیں کرے یہ کوشش میں نہیں رہ سکتی آپ کے بغیر اور نہ آپ کو ناراض رہنے دوگی " سحر یمان کو زور سے ہگ کرتے ہوئے بولی ۔

" بس میری جان اب نہیں رونا ہم یہاں سے دور چلے جائے گے سب سے دور "یمان سحر کے بالوں پر بوسہ دیتے ہوئے بولا ۔ سحر جو اُسکی آغوش میں آکر تڑپ تڑپ کے رو رہی تھی ایک دم سے چھپ کر گئی۔

"کیا میں اندر آسکتی ہو" دروازے کے باہر سے دستک دی گئی۔

" آجائے "یمان کو لگا نرس ہے پر جیسے ہی اندر آنے والی ہستی کو دیکھا یمان کے چہرہ ایک دم سُرخ ہو گیا اندر آنے والی کوئی نرس نہیں بلکہ شیزل تھی جس کی حالت بکھری ہوئی تھی۔

تم یہاں۔۔۔۔۔۔۔" ابھی یمان کچھ کہتا سحر نے ٹوک دیا۔

"یمان" بس اُسکے نام لینے کی دیر تھی یمان کی مجال وہ کچھ بول دیتا۔

" میں نے تمہیں انسان نہیں سمجھا نہ سحر دیکھوں آج مجھ پر کتنا ظلم ہو گیا ہے میرا بیٹا ہادی تین سال کی عمر میں معزور ہو گیا ہے وہ معزور ہو گیا ہے میری وجہ سے میرا بیٹا چل نہیں پائے گا" شیزل یہ کہتے ہوئے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

" شیزل ہادی کو کیا ہوا ہے کیا یہ سچ ہے "یمان کو جیسے یقین نہیں آیا اتنا بُرا بھی ہو سکتا ہے کیا۔

"یمان میرا بیٹا چل نہیں پائے گا وہ کبھی چل نہیں پائے گا جیسے تم تھوڑی دیر پہلے سحر کے لیے تڑپ رہے تھے دیکھوں میری حالت اب میں تڑپ رہی ہو یمان دیکھوں مجھے میں یہ دکھ کیسے برداشت کرو"یمان نے فوراً سے شیزل کو گلے لگایا۔

"یمان سحر سے بولوں مجھے معاف کر دے میں اُس کے پاؤں پکڑ لیتی ہو " شیزل یمان کے حصار سے نکل کر سحر کے قدموں میں بیٹھ گئ۔

" آپی میں نے آپ کو معاف کیا اپنے خدا کے لیے اور اپنے شوہر کے لیے میں نے آپ کو معاف کیونکہ یہ جو آپ کے بھائی ہے نا اب میرا سب کچھ ہے میں نے انکی روتے ہوئے آوازیں سنی ہے کیسے خدا سے میری زندگی مانگ رہے

تھے میں ان کے لیے معاف کرتی ہو کیونکہ اِنکو میرے ساتھ آپ سب بھی عزیز ہے" سحر اپنے پیر شیزل سے دور کرتے ہوئے بولی ۔

ایک ہفتے بعد:

اس ایک ہفتے میں سب بدل گیا تھا کہنے کو تو یہ چھوٹا سا عرصہ تھا لیکن سب کی زندگی بدل گئی تھی ۔ سحر پہلے سے تندروست ہو گئی تھی وجہ تھی یمان کی توجہ جو ہر وقت اُسکا خیال رکھتا تھا ۔ سب سے زیادہ چینج آیا تھا جس میں وہ تھی شیزل پہلے جیسا غرور کہی کھو گیا تھا ۔

"آپ سب کی چائے" شام کا وقت تھا سب لان میں بیٹھے موسم کا مزہ لے رہے تھے تب ہی شیزل سب کے لیے چائے لے کر آئی ۔

" ارے واہ شیزل سچ میں میرا بہت دل کر رہا تھا چائے پینے کا "یمان چائے کا کپ لیتے ہوئے بولا ۔

"یمان تم نے سحر کو اپنا گارڈن دکھایا "یمان کو گارڈننگ کا کافی شوق تھا اُس کا چھوٹا سا گارڈن تھا جس کو بہت خوبصورتی سے سجایا تھا ۔

" ارے ہاں مجھے تو یاد بھول گیا سحر آپ چائے کا کپ لے اور میرے ساتھ چلے میں آپ کو اپنا گارڈن دکھاتا ہو "یمان چئیر سے کھڑا ہو کر بولا ۔

"چلیں " سحر بھی یمان کے ہمراہ ہوئی ۔

"تمہیں پتا ہے سحر "یمان سحر کو گارڈن دکھاتا ہوا بولا ۔یمان کا گارڈن دیکھ کر سحر کو محسوس ہوا وہ جیسے کسی جنت میں آگئی ہے ۔

"کیا " آئبرو اچکاتے ہوئے بولی ۔

" میری زندگی میں ایک وقت ایسا بھی آیا تھا جب مجھے لگا تھا میں سانس نہیں لے پاؤ گا مجھے اپنے پیروں پر کھڑے ہونا سب سے مُشکل کام لگا تھا مجھے لگ رہا تھا شاید یہ میری زندگی کا آخری دن ہے "یمان چلتے چلتے سحر کو بتانے لگا۔

" وہ دن کب آیا آپ کی زندگی میں " سحر نے حیرانگی سے استفار کیا۔

" جب تم آئی ۔ سی ۔ یو میں تھی "یمان نے سحر کا رُخ اپنی طرف کرتے ہوئے جواب دیا۔ سحر اس جواب پر لاجواب ہو گئی۔

" اُس دن میں نے اللہ سے دو

چیزیں بڑی شدت سے مانگی ہے "یمان مسلسل سحر کی آنکھوں کی طرف دیکھے بول رہا تھا۔

" وہ دو چیزیں کیا تھی " سحر کو تجسس ہوا ایسا کیا مانگا ہو گا۔

"پہلی بار جب میں نے تمہیں دیکھا تو خدا سے تمہیں مانگا دوسری بار ہاسپٹل کی مسجد میں اللہ سے تمہاری زندگی مانگی اور آج میں تمہارے سامنے اللہ سے ہماری اولاد مانگتا ہو "یمان آسمان کی طرف چہرہ کرتے ہوئے بولا۔

سحر نے دل میں آمین کہا۔ سحر کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے۔کیا سچ میں ایک شوہر اپنی بیوی کو اس قدر چاہ سکتا ہے۔خدا نے یمان کو سحر کے لیے بنایا تھا ۔مرد ایک جیسے نہیں ہوتے فطرت مختلف ہوتی ہے۔یمان ایک اچھا بیٹا تھا ایک اچھا بھائی تھا اور آج ایک اچھا شوہر ثابت ہوا تھا۔

عصرِ ستم یعنی زمانے کے ظلم ہمارے معاشرے کہ لوگ ہم پر بعد میں ظلم کرتے ہے ظلم کی شروعات پہلے اپنے کرتے ہے زمانہ تو محض بہانہ بنتا ہے۔ معاشرے میں سب سے بڑا فسادیہ ہے کہ ایک عورت ہی عورت کی دشمن ہوتی ہے۔ ستم کر کے لوگوں کو لگتا ہے کہ اُن کے ساتھ کبھی کچھ بُرا نہیں ہو گا

حقیقت میں خود کو دھوکا دیں رہے ہوتے ہیں جب آپ کسی کے ساتھ بُرا کرتے ہو تو اپنی باری کا انتظار کرنا چاہیے۔

The End

NOVEL HUT

CONTACT THE AUTHOR

If you want to contact the author we will mention her

. instagram link here

Novel-hut at your service

JazakAllah

NOVEL HUT

writer's instagram : fatima shahid